لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ٥ — کلکتہ : چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, February 4, 1914.

قیمت فی پرچہ
ساڑھے دس آنہ

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی
میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے - میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ھیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملک انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقدمات قتل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابدھي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عورتوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امور مختلفہ کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ان حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے ہر کسي بلا مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبا سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد اللہ خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مولوی غلام علي آزاد بلگرامي کي دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلي نعماني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبد اللہ خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں ' جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر آن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد اللہ خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 14-2

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي
[illegible] ابو الكلام الدهلوي

مقام اشاعت
٧ - ١ مكلاود استريت
كلكته
ٹيليفون نمبر ٦٣٨

قيمت
سالانه ٨ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ١٢ آنه

نمبر ٥ — كلكته : چهار شنبه ٨ ربيع الاول ١٣٣٢ هجري — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, February 4, 1914.

فهرس

الاسبوع ١
افكار و حوادث (سرگذشت مصالحة) ٢
„ (حادثۂ پيسه اخبار لاهور) ٣
„ (آنريبل سر ابراهيم رحمت الله) ٣
مقالۂ افتتاحيه (فاتحة السنة الثالثه) ٥
مدارس اسلاميه (ندوة العلماء) ٩
براد فرنگ (سنه ١٩١٥ كي موتمر السلام) ١٢
شئون عثمانيه (اخبار و حوادث) ١٣
مذاكرۂ علميه (آثار عرب ٢) ١٦
آثار عتيقه (حفريات بابل) ١٨
رئيس مجلس آل انڈيا مسلم ليگ كي افتتاحي تقرير نمبر ٣ ٢٠

تصاوير

آنريبل سر ابراهيم رحمت الله ٣
قلعه بابل كے بقيه آثار ١٨
شير كا مجسمه جو قصر بابل سے نكلا ١٩
نوبهندنيزر كا محل ١٩

الاسبوع

معلوم هوتا هے كه بدقسمت ايران كي بربادييوں كا اب تک خاتمه نهيں هوا هے - وطن كش محمد علي سابق شاه كي يورش كے پهر آثار معلوم هوتے هيں - سركاري حلقوں ميں سخت اضطراب و پريشاني پهيلي هوئي هے -

عنقريب ايک اور امريكن افسر بلايا جانے والا هے تا كه وه گورنر جنرل فارس كي فوج كي تنظيم ميں كرنل سيرل كي مدد كرے -

ريوٹر كو معلوم هوا هے كه انگلستان نے جو اب تک قريباً ٹركي كي هر مخالفانه كارروائي ميں پيش پيش رها هے، ايک مراسلت كا مسوده تيار كيا هے جو دول كي طرف سے اتهينس (دار الحكومة يونان) اور قسطنطنيه بهيجا جائيگا -

اس مراسلت ميں يه واضح كرديا گيا هے كه دول كے متفقه فيصله كا لحاظ ناگزير هے -

ريوٹر كو يه بهي معلوم هوا هے كه تخليۂ البانيا و ايپرس كے ليے كوئي نئي تاريخ مقرر نهيں كي گئي هے بلكه هدايت كي گئي هے كه جلد سے جلد دونوں مقامات خالي كرديے جائيں -

البانيا كے قرض كے متعلق بعض دول نے سب كے اتفاق، اور مصارف كے متعلق بعض مخصوص شرائط كے ساتهه، اپني اپني منظوري ديدي هے -

انقلاب البانيا كے سلسله ميں جو ترک گرفتار تهے، انكے متعلق فيصله صادر هوگيا - ميجر باقر بے كو سزاے موت ديگئي اور دس افسروں كو سزاے قيد جسكي ميعاد باختلاف حال ايک سال سے پندره سال تک هے -

جنوبي افريقه كے كميشن نے ٢٧ جنوري كو دوباره پهلا اجلاس كيا - هندوستانيوں كے طرف سے كارروائي ميں كوئي شريک نهيں هوا - سر بنجمن شروع سے آخر تک بيٹهے رهے مگر وه حكومت هند كي طرف سے صرف ايک سامع تهے -

جج سالومن نے اس حالت كو غير تشفي بخش بتايا - ان سے اور مسٹر دي ويلر سے هندوستانيوں كي نيابت پر سوال و جواب هوے - بالآخر مارٹن ايجكوب كي شهادت كے بعد اجلاس ملتوي هوگيا -

بالآخر سر زمين افريقه ميں بهي هماري وه اصلي بدبختي ظاهر هوگئي جس نے هميں هندوستان ميں قدم قدم پر شكست دي هے !

نيٹال انڈين كانگريس نے ايک جلسه كيا جسميں كميشن كے سامنے هندوستانيوں كي شهادت كي تائيد اور سرخيل احرار مسٹر گاندهي سے اپني برات كي - حاضرين كي تعداد سو سے زياده نه تهي اور ان ميں بهي باهم سخت اختلاف راے تها - اكثريت [مخالف] شهادت كے خلاف تهي - مگر باايں همه صدر مجلس نے ووٹ لينے سے انكار كيا اور خود اپنا ووٹ موئيدين شهادت كو ديكے قرار داد طے كردي !

اسوقت تک صرف تين هندوستاني شهادت كے ليے عدالت كے سامنے پيش هوے هيں - پهلا شخص ليمري اسٹيٹ كا هے - اس نے بيان كيا كه جو هندوستاني اسٹرائک كے جلسے سے واپس آ رهے تهے، ان پر ديسي سپاهيوں نے حمله كيا - كرنل كلارک نے كها : " ميرے نزديک فريقين قابل الزام هيں - ميں نے چاها تها كه ايک كميشن كے ذريعه اسيوقت اسكي تحقيقات هو جاے مگر هندوستانيوں نے منظور نهيں كيا "

مينچسٹر گارجين كے مراسله نگار كو معلوم هوا هے كه حكومت هند نے حكومت جنوبي افريقه كے غور كرنے كے ليے چند تجويزيں انگلستان بهيجي هيں - ان تجاويز كا مفاد يه هے كه (١) مهاجرين كي تعداد محدود هو جو شاهي حكومت اور حكومت جنوبي افريقه كے باهمي مشوره سے طے هوگي (٢) پيدايش كي وجه سے جو اضافه هو اس پر كوئي اعتراض نه هو - (٣) مهاجرين كو وهي حقوق حاصل هوں جو يوروپين آبادي كو حاصل هيں - (٤) جن انگريزي تعليم يافته هندوستانيوں نے اس پيمانے كي زندگي اختيار كرلي هے جو جنوبي افريقه كي يوروپين آبادي كي هے، انكو اسوقت تک آزادي قيام كي اجازت ديجاے جب تک كه مقرره تعداد پوري نه هو - (٥) جنوبي افريقه كے قانون ازدواج ميں اسطرح ترميم كي جائے كه ان هندوستاني اقوام كي شادياں بهي جائز قرار پائيں جو تعدد ازدواج كے قائل هيں -

ان حقوق كے معاوضے ميں حسن سلوک كے حفظ ماتقدم كے بعد جنوبي افريقه كے ليے مزدوروں كے ليجانے كي اجازت ديجائيگي - جب معاهده كي مدت پوري هو جائيگي تو هر معاهده كرنے والے كو واپس آنا پڑيگا -

الهلال كي ششماهي مجلدات

قيمت ميں تخفيف

الهلال كي شش ماهي جلديں مرتب و مجلد هونے كے بعد آٹهه روپيه ميں فروخت هوتي تهيں ليكن اب اس خيال سے كه نفع عام هو، اسكي قيمت صرف پانچ روپيه كردي گئي هے -

دوسري اور تيسري جلديں مكمل موجود هيں - جلد نهايت خوبصورت ولايتي كپڑے كي - پشته پر سنهري حرفوں ميں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زيادة كي ايک ضخيم كتاب جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - كاغذ اور چهپائي كي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب كے متعلق ملک كا عام فيصله بس كرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه كچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے - بهت كم جلديں باقي رهگئي هيں -

(منيجر)

افکار و حوادث

سرگذشت " مصالحت "

ودوا لو تدھن فیدھنون

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز!

آج میں قرآن حکیم کی بعض آیات اور آغاز اسلام کے ایک واقعہ کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہوں -

اسلام نے حق پرستی کی جو تعلیم دی ہے' وہ دنیا کے موجودہ اخلاق کی مدعیانہ حق پرستی سے بہت ارفع و اعلی ہے - قرآن حکیم اور اسوۂ حضرة رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے ہمیں حق کا اصول بتلا دیا ہے - ایک طرف تو یہ تعلیم دی: فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے تمہیں مخالفوں کے ساتھ نرم دل بنا دیا ہے کہ باوجود اسکی سختی و قساوت کے تم حسن اخلاق و صبر و تحمل سے پیش آتے ہو - اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی بھی تمہارے پاس نہ آتا -

دوسری جگہ حکم دیا: و اغلظ عليهم! باطل پرستوں کے ساتھ نہایت سختی کرو کہ وہ نرمی کے مستحق نہیں!

پہلا موقعہ تو عام طور پر حسن خلق' کشادہ روئی' صبر و تحمل' نرمی طبیعت' تہذیب لسان' و لہجۂ سخن کا تھا' اسلیے داعی اسلام کے ان اوصاف کو رحمت الہی قرار دیا' لیکن دوسرا موقعہ حق و باطل' صدق و کذب' اور ایمان و کفر کے مقابلے کا تھا - فرمایا کہ جسقدر سختی کرسکتے ہو کرو کہ عین عدل و اخلاق ہے -

چنانچہ سورۂ قلم میں ایسی نرمی کو جو حق و صداقت کے خلاف ہو اور راہ عدالت سے منحرف کردے' "مداهنت" کے لفظ سے تعبیر فرمایا: ودوا لو تدهن فيدهنون -

بعض کفار انحضرة (صلعم) کے پاس جمع ہوکر آے اور کہا کہ بہتر ہے کہ ہم میں اور آپ میں ایک راضی نامہ ہو جاے - آپ جو کچھ تعلیم دینا چاہتے ہیں دیجیے - لیکن صرف اتنا کیجیے کہ ہمارے بتوں کو اور ہماری بت پرستی کو برا نہ کہیے - اسکے بدلے میں ہم آپکو مال و دولت سے مالا مال کردیتے ہیں بلکہ حجاز کا بادشاہ تسلیم کر لینے کیلیے بھی طیار ہیں -

لیکن اس نے جو نہ صرف ریگستان عرب کا بلکہ تمام بر و بحر عالم کی ہدایت کا شہنشاہ ہونے والا تھا' بے ساختہ جواب دیا:

لو جعلوني بالشمس	عرب کی بادشاہت تو کیا شے ہے؟
حتى تضع في يدي'	اگر تم سورج کو بھی آسمان سے اتار کر
ما سألتكم غيرها (بخاری)	میری مٹھی میں رکھدو' جب بھی

مجھ سواے کلمۂ حق کے دوسری بات منظور نہ ہوگا -

خدا تعالی نے اسی مصالحت اور نرمی کی خواہش کی نسبت فرمایا: ودوا لو تدهن فيدهنون یہ باطل پرست کہتے ہیں کہ تو انکے ... یہ اعلان حق میں نرمی کر تو وہ بھی تیرے ساتھ نرمی کرینگے' ... مگر یہ ... راضی رکھنے ایمان کی دعوت کبھی نہیں دی جاسکتی! ... فلا تطع المكذبين! پس ان لوگوں کی خواہشوں کی اطاعت نہ ... جو حق و عدالت کو جھٹلانے والے ہیں!

رؤساء قریش مکہ کی طرح آج ہمارے سامنے بھی ایک قوی و طاقتور گروہ موجود ہے جو چاہتا ہے کہ حق کے اعلان' جبر کی عریان' اور عدل کی طلب میں ہم اسکی نرمی کریں' اور پھر وعدہ کرتا ہے کہ اگر ایسا کیا گیا تو وہ بھی ہمارے ساتھ نرمی کریگا - حضرة ابو طالب کے مکان میں رؤساء قریش نے داعی اسلام سے کہا تھا کہ وہ سب کچھ کہیں مگر انکے بتوں کو برا نہ کہیں - یہی شرط مصالحت ہے - ٹھیک اسی طرح ہم سے بھی کہا جاتا ہے کہ تم سب کچھ کہو مگر ان بتوں کو برا نہ کہو جو خدا پرستی کو اپنا غلام بنا رہے ہیں - یہی صلح کا طریقہ ہے - لیکن اگر یہی طریقہ ہے تو سوال یہ ہے کہ اسکے چھوڑ دینے کے بعد ہمارے پاس آ کر کیا باقی رہجاتا ہے جو کہیں گے؟ حق تو رہی تھا جو تم چاہتے ہو کہ تم سے صلح کرکے دیدیں - جب وہ دیدیا گیا تو اسکے بعد باطل و کفر کے سوا اور کچھ نہیں ہے: فما ذا بعد الحق الا الضلال!

ابو طالب کے دل میں آنحضرة (صلی الله علیه وسلم) کی محبت تھی مگر قوة ایمانی نہ تھی - صحیح بخاری کی اسی حدیث میں ہے کہ وہ بول اٹھے: " اسمیں کیا ہرج ہے اگر آپ انکے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں" ؟

آجکل بھی میں دیکھتا ہوں کہ میرے بعض احباب ہیں جنکے دل میں سچائی کا ایک ولولہ تو ضرور ہے' لیکن ایمان کی وہ قوت نہیں ہے جو سچائی کی راہ میں دکھہ اٹھانے کی ہمت بخش سکے - شاید اسکی وجہ یہ ہے کہ انکے اندر آزادی کا ولولہ خدا پرستی اور تعلیم اسلامی کی راہ سے نہیں آیا ہے بلکہ محض دوسروں کی دیکھا دیکھی اور حریت خواہ قوموں کے تقلیدی جذبہ کی بنا پر -

بہر حال "اس مصالحت" کی خواہش نے انہیں ڈگمگا دیا - وہ یا تو کفر کی دلفریبی سے مرعوب ہوگئے' یا مصیبتوں اور آزمائشوں کے تصور سے ڈرا دیے گئے - نفس خادع جو ہمیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رہتا ہے' اب بولنے لگا ہے' اور ضعف ایمانی دھوکا دیتا ہے کہ اسمیں ہرج ہی کیا ہے؟ آخر وقت و مصلحت بھی تو کوئی چیز ہے؟ پولیٹیکل کاموں میں نرمی و گرمی' دونوں ہوتی ہے - کام کیلیے پہلی شے فرصت ہے - اگر ہم نہ رہے تو ہماری تمام باتیں بھی نہ رہینگی - بہتر ہے کہ سر دست اس "مصالحت" کو مانلیں اور نرمی کریں تاکہ ہمارے ساتھ بھی نرمی کی جاے: ودوا لو تدهن فيدهنون!

لیکن افسوس کہ میرے نادان دوست نہیں سمجھتے کہ "مصالحت" بقاے حق کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ فناے حق کے بعد - نرمی کے یہ معنی ہیں کہ کسی کام کو سختی سے نہ کیجیے' نہ یہ کہ سرے سے کیجیے ہی نہیں؟ سچائی کے ساتھ اگر کچھ ہے تو دیدیجیے پر سچائی کے اندر جو کچھ ہے وہ کیونکر دیا جاسکتا ہے؟ کسی شے کا غلاف آپ بدل دے سکتے ہیں' لیکن جب تک اسکی محبت آپکے اندر ہے' خود اسے دوسری شے سے نہیں بدل سکتے - پھر حق کی راہ میں مرعوبیت اور خوف ایسا ہی ہے' جیسے دریا میں کپڑوں کے بھیگنے سے گریز - آپ سے کس نے منت کی تھی کہ آگ سے کھیلیے؟ انگاروں کو مٹھی میں لینے کا دعوا ہے تو آبلہ پڑنے کی شکایت کیوں کی جاتی ہے؟ راحت پرستوں کو چاہیے کہ کانٹوں پر چلکر پاؤں چھلنے کی شکایت نہ کریں' بلکہ اس خار زار میں سرے سے قدم ہی نہ رکھیں:

غافل مرو کہ تا در بیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قیامت ست

یہ سمجھنا کہ " کام کیلیے عافیت و فرصت ضروری ہے " سچ ہے' مگر اس آلۂ راحت پرستی کے استعمال کا یہ موقع نہیں - اگر آپ حق اور عدالت کا کام کر رہے ہیں تو صرف کام کیجیے - اسکی فکر نہ کیجیے کہ ہمارے بعد کیا ہوگا؟ سچائی اور راستبازی کل کی فکر سے بے پروا ہے - اسکا بیج کبھی بھی کسی دہقان و کاشت کار نہیں ہوا - وہ خود ہی پھوٹتا ہے اور اپنی پرورش کیلیے خود اپنے اندر آب حیات رکھتا ہے - بالفرض اگر اسے اپنے ... نما

کیلیے پاسبانوں کي ضرورت ھے تو آپ اسکي فکر کو اپني راحت جوئیوں کیلیے حیلہ نہ بنالیں - اگر آپ نہونگے تو آپکي جگہہ خود بخود ایسے لوگ آتھہ کھڑے ھونگے جو آپسے کام میں بہتر اور تعداد میں زیادہ ھونگے :

گمان مبرکہ تو چوں بگذري جہاں بگذشت
ھـزار شمـع بـکشتنـد و انجمـن باقیست !

او ر غور کیجیے تو جس چیز کو آپ سچائي کي موت سمجھتے ھیں ' وھی تو اسکے لیے زندگي کا آبحیات ھے - اگر حق کا بیج آپکے دامن میں ھے تو زمین کے سپرد کردیجیے اور ھو سکے تو اپنے خون کے دو چار قطرے بھي اسپر چھڑک دیجیے کہ یہي اسکے لیے آب پاشي ھے - اسکے بعد آپکا فرض ختم ھوگیا - اب وہ حق نواز اور صداقت پرور اپنے کھیت کي خود نگراني کرلیگا جو اب بھي ویسا ھي نگراني کرنے والا ھے جیسا کہ ھمیشہ رھا ھے : قل ھو الرحمن آمنا بہ و علیہ توکلنا ' فستعلمون من ھو فی ضلال مبین ؟ (۶۷ : ۳۰)

یہ " مصالحت " اور " نرمي " کي خواھش نہیں ھے بلکہ ایمان سے ارتداد اور حق سے انحراف کي دعوت ھے - فنعوذ با للہ من شر ھا و شر اعداء الحق و ائمۃ الکفر !!

ابسے تیرہ سو بتیس برس پہلے جب اِسي " مصالحت " کو ائمۂ کفر و ذئبین شیاطین نے پیش کیا تھا تو اسلام کے داعي اول نے حق اور صداقت پرستي کے ایک شہنشاھانہ استغنا کے ساتھہ یہ کہکر بےبا کانہ رد کردیا تھا کہ :

لوجئتمـوني بالشمس	اگر تم میں ایسي قدرت و طاقت پیدا
حتي تضع في یمني '	ھوجاے کہ تم آسمان سے سورج اُتار کر
ما سالتکـم غیرھـا !!	میري ھتیلي پر رکھدو ' جب بھي طلب

حق کے سوا تم سے اور کچھہ نہ مانگونگا اور وھي کہونگا جو کہہ رھاھوں !!

پھر آج بھي اُس مقدس داعي حق کا کوئي سچـا فرزند ھے جسکو حق کا پاک اور مبارک عشق اسلام کے ورثہ میں ملا ھو' اور جو ویسے ھي اکبر صداقت ' ویسے ھي عظمت حقاني ' ویسے ھي شان صمداني ' اور بالکل اُسي طرح شہنشاھوں کے سے استغنا اور تاجداروں کي سے ھیبت و جبروت کے ساتھہ بلا خوف و تزلزل' اس مصالحت کفر خواہ اور اس اتحاد باطل اندیش کو علانیہ ٹھکرا دے اور اپني صولت الہي اور دبدبۂ ملکوتي سے ارواح و ملائکۂ حقانیت اور ملاء علیین صداقت کو غلغلۂ حمد و ثنا سے جنبش میں لے آئے ؟

زمین کے حق پرست انسان اور آسمان کے فرشتے' دونوں اسکے منتظر ھیں !

خیز و در کاسۂ زر آب طـر بنـاک انداز
پیش از اے کہ شود کاسۂ سر خاک' انداز
عـاقبت' منزل ما وادي خاموشانست
حـالیا غلغلـہ درگنبـد افـلاک انداز !

دیکھو ! خدا اخبار " زمیندار " کو بہت جلد قوت مزید اور شوکت تازہ کے ساتھہ جاري کرائے ! اس نے اپني آخري ضمانت کے بعد بہت کچھہ اپني روش اور طریق طلب حقوق میں تبدیلي کردي اور مسئلۂ " اسلامیۂ کانپور " کے فیصلے کو اُسکي اصلیت سے بہت زیادہ وقعت دیکر ظاھر کیا - نیز اُسپر خوشي کا مسرفانہ اظہار کیا اور کہاکہ سب کچھہ ملگیا ھے بلکہ پہلے سے بھي زیادہ ملگیا ھے - یہ اسي خیالي " مصالحۃ " کا نتیجہ تھا - اسنے چاھا کہ اب کچھہ دنوں چپ رھکر اور ملکر کام کیجیے اور فرصت کو ھاتھہ سے نہ دیجیے -

مگر بالاخر کیا نتیجہ نکلا ؟ کیا " مصالحۃ " کرنے والوں نے فرصت دیدي ؟ کیا " پریس ایکٹ " کے بے امان دیوتا نے قصور معاف کردیا ؟ آہ نادانو ! تمھیں تو فرصت نہیں ملي ' لیکن اسکی جگہ دوسروں کو تمھارے لیے فرصت ملگئي !

اسمیں سمجھنے والوں کیلیے بڑي ھي عبرت ھے - یہ واقعہ باواز بلند نصیحت کر رھا ھے کہ جن لوگوں کے پاس تمھارے لیے بھلائي نہیں ' تم انکے ساتھہ " مصالحۃ " کرو یا نہ کرو ' جب تک کہ تم حق کے ساتھي رھوگے' انکا سلوک تمھارے ساتھہ یکساں ھي رھیگا - رھا " پریس ایکٹ " تو اسکا بھي یہي حال ھے - قرآن حکیم نے کتني اچھي مثال دي ھے : مثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث ! (۷ : ۱۵۷)

پھر کیا ھے جسکے بچانے کیلیے حق کے ثبات و استقامت کو بھي ضائع کرتے ھو ؟ کم از کم ایک کے تو ھو رھو کیونکہ دونوں ھاتھہ نہیں آسکتے !

وہ اپني خو نہ چھوڑینگے ' ھم اپني وضع کیوں بدلیں ؟
سبک سر بنکے کیا پوچھیں کہ ھم سے سر گراں کیوں ھو ؟

یا ایھا لذین آمنوا ! ان تطیعو الذین کفـروا ' یردوا کم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل اللہ مولا کم و ھو خیر الناصرین !

الحمد للہ کہ ارباب " مصالحۃ " کي مساعي بیکار گئیں اور حادثۂ زمیندار پریس لاھور کا جو سچا اثر دلوں پر پڑا تھا وہ ھر جگہہ نمایاں ھو رھا ھے - اگر مسلمانوں میں اسقـدر قوت موجود ھے کہ انھوں نے دوبارہ زمیندار کو جاري کر دیا تو یہ انکي اُس زندگی کا آخري ثبوت ھوگا جسے برابر جھٹلایا جارھا ھے -

میرا خیال اس بارے میں یہ تھا کہ چندہ جمع کرنے کي جگہہ اگر ایک کمپني قائم کي جاتي تو دس دس روپیہ کا حصہ ھر شخص لے لیتا اور یہ بہت بہتر تھا -

لیکن چونکہ کار پردازان زمیندار فراھمي اعانت کا کام شروع کرچکے ھیں ' امید ھے کہ اسي طریقہ سے مقصد حاصل ھو جائیگا - قوم کو زمیندار عزیز ھے اور وہ اپنے جوش کو ھر صورت میں ظاھر کرسکتي ھے -

حادثــۂ " پیسہ اخبار " لاھور

یہ حادثہ اس ھفتے کا ایک نہایت افسوس ناک اور رنجدہ واقعہ ھے -

اخبارات سے معلوم ھوتا ھے کہ شیخ محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار کے رھنے کے مکان میں جو کارخانہ سے بالکل متصل تھا ' شب کو یکایک آگ لـگ گئي ' اور اُس حصۂ مکان تـک پہنچ گئي جہاں ھزاروں روپیہ کي تجارتي اور پرائیوٹ کتابوں کا ذخیرہ تھا - بجھانے کا سامان کرتے کرتے تمام کتابیں اور عمارت جل گئي اور جو کتابیں بچیں وہ بھي پاني کے پڑنے کي وجہ سے ضائع ھو گئیں -

آگ کے یکایک لگنے کا سبب غالباً ابتـک معلوم نہیں ھوا - ایـک اخبـار نے یہ عجیب بات لکھي ھے کہ جس وقت یہاں آگ لگي ' اُسي وقت بعض نا معلوم الحال آدمیوں نے ایک دوسري آتشزدگي کي فرضي افواہ اڑا دي - نتیجہ یہ ھوا کہ آگ بجھانے کے انجن سب کے سب پہلے وھاں چلے گئے ' اور اتني دیر میں آگ کے شعلوں نے عمارت کا خاتمہ کردیا !

افسوس ھے کہ یہ جانکاہ حادثہ ایسے وقت میں ھوا' جبکہ شیخ محبوب عالم صاحب اپنے سفر یورپ اور مصر و حجاز سے مع الخیر واپس آ رھے ھیں ' اور اپنے وطن اور گھر بار کو خیر و عافیت میں دیکھنے کي قدرتي طور پر توقع کررھے ھونگے - ناگہاني حوادث کا کوئي علاج نہیں' اور مشیت الہي کا جواب صبر و رضا کے سوا اور کیا ھو سکتا ھے ؟ ھمیں دفتر پیسہ اخبار اور شیخ محبوب عالم صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب سے اس حادثے میں دلي ھمدردي ھے اور دعا کرتے ھیں کہ خدا تعالی انھیں اس نقصان کے برداشت کي قوت دے اور تلافي مافات کا سامان بہم پہنچا دے !

انربیبل سر ابراهیم رحمت اللہ

اور مسلمانوں کے لیے ایک بہتر و مناسب سیاسي تعلیم

آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ کي صدارت لیگ اور خطبۂ افتتاحي سال جدید کا وہ بہترین اور شاندار واقعہ ہے ' جسکے اندر مسلمانوں کیلیے ایک نہایت ھي قیمتي اور پائدار یاد پائي جاتي ہے !

انریبل موصوف جب لیگ کي صدارت کیلیے منتخب ہوے تو جو لوگ مسلمانوں کے موجودہ حالات کي نزاکتوں کو دیکھہ رہے تھے ' وہ شمالي ھند یا پنجاب کے کسي مشہور آدمي کي جگہ ایک دور دراز اور تقریباً اسلامي مسائل کے مراکز سے الگ تھلگ صوبے کا نام دیکھکر امید و بیم میں پڑگئے ' مگر میں نے اسي وقت اپنے بعض دوستوں سے کہا کہ سر ابراهیم رحمت اللہ انڈین نیشنل کانگریس میں شریک رهچکے هیں ' اور میں سمجھتا هوں کہ جو صاحب فکر ملک کي اس ایک ھي درسگاہ سیاست میں رهچکا ہے ' اس سے کسي ازادانہ مگر پر دانش و حکمت سیاسي خدمت کي توقع کبھي ناکام نہیں ھو سکتي -

میں شخصاً سر ابراهیم رحمت اللہ کے کاموں کو اس وقت سے جانتا هوں جبکہ ابسے چھہ برس پہلے بمبئي میں تھا -

تاهم یہ سوال میرے لیے بھي فیصلہ طلب تھا کہ ایک خاص صوبے کے اندر جو کارکن قابلیت سر بلند ہے ' وہ کسي ایسے پلیٹ فارم پر بھي بہترین توقعات کو پورا کر دکھائیگي ' جہاں صوبوں اور شہروں کے فوائد سے بالاتر ' تمام هندوستان کے مسلمانوں کیلیے ایک سیاسي درس و تعلیم کي ضرورت ہے ؟

لیکن لیگ کي اولین نشست کے بعد ھي هر منصف اور اهل الراے شخص کا فیصلہ یہی تھا کہ توقعات پوري هوگئیں ' اور مسلمانوں کي موجودہ سیاسی زندگی کیلیے سر ابراهیم رحمت اللہ کي تقریر حقیقت اور اعتدال کا ایک بہترین مرکب ہے جو نہایت اچھي صورت میں پیش کیا گیا ہے -

میں سمجھتا هوں کہ جب سے مسلمانوں نے پولیٹکل مقاصد کے نام سے کام شروع کیا ہے ' انکے پولیٹکل لٹریچر میں یہ پہلي تقریر ہے جو اس جامعیت اور عمدہ قوام بحث کے ساتھہ مرتب هوئي ہے -

حتی کہ کانگرس کے بعض ارکان نے میرے سامنے اسکا اعتراف کیا کہ خود کانگریس کے لٹریچر میں بھي یہ تقریر کامل امتیاز پانے کي مستحق ہے - وکفي بہ فخرا -

پریذیڈنشیل ایڈریس هر مجلس کیلیے اسکي حقیقي کار روائی ہے ' اور اسکي وقعت و اهمیت کا پیمانہ بھی اسي کے اندر هوتا ہے ' مگر بد قسمتي سے همارے اندر ایسے لوگ نا پید هیں جو دولت و شہرت کے ساتھہ قابلیت بھي رکھتے هوں اور صرف قابلیت کي عزت کرنا ابھي هم نے نہیں سیکھا ہے ' اسلیے همیشہ هماري بڑي بڑي کانفرنسوں کي افتتاحي تقریریں نہایت کم وقعت و بے اثر رهتي هیں ' اور محنت و قابلیت اور اصابت راے و حسن بیان کا اسمیں کوئي بلند و ممتاز حصہ نہیں هوتا

بر خلاف اسکے انڈین نیشنل کانگریس نے اپنـي افتتاحي تقریروں کا ایک ایسا رفیع لٹریچر جمع کردیا ہے جو ادب و انشا پردازي ' قوة تحریر و بیان ' خوبي بحث و استدلال ' کثرت مواد و معلومات ' حق گوئي و صدق لہجہ ' تعلیم و درس سیاست ' غرضکہ هر حیثیت سے هندوستان کے موجودہ علم ادب کا ایک ممتاز ترین حصہ ہے -

لیکن انریبل سر ابراهیم رحمت اللہ کے ایڈرس کے بعد کم ازکم ایک تحریر تو لیگ کے پاس بھي ایسي موجود هوگئي ہے جسے امتیاز کے ساتھہ پیش کیا جاسکتا ہے -

جیسا کہ انھوں نے خود کہا ہے ' اس عہدے کیلیے انکا انتخاب ایک ایسے وقت میں هوا جبکہ مسلمانوں کي سیاسي حالت چند در چند پیچیدگیوں کي وجہ سے نہایت درجہ غیر مطمئن تھي ' اور بحث کرنے والے کیلیے صرف ایک سال کے معمولي واقعات ھي نہیں بلکہ یکے بعد دیگرے ظاهر هونے والے متعدد اهم اور دشوار بحث مسائل جمع هوگئے تھے - ان سب پر مستزاد لیگ کا وہ اندروني مناقشہ تھا جو گو في الحقیقت کچھہ بھي نہ تھا لیکن بعض مخفي اغراض سے اسے اسقدر اهمیت دیدي گئي تھي گویا جماعتي تفریق کا وقت آگیا -

ایسي حالت میں انھوں نے اپنی مشکلات کے بیان کرنے میں ذرہ بھي مبالغہ نہیں کیا ہے - انکے سامنے مشکلات کا گرد و غبار یقیناً موجود تھا ' لیکن بجاے اسکے کہ انکي قوت فیصلہ اسکے اندر گم هو جاتي ' وہ قابل تحسین جرأت کے ساتھہ اسکے هٹانے میں کامیاب هوے ' اور اعتدال و متانت کو واقعیت اور حق بیاني کے ساتھہ آمیزش دینے کا ایک نہایت ھي نازک اور مشکل کام انھوں نے ایسي روشني میں انجام دیا جو تذبذب اور طرفداري کے غبار سے بالکل صاف تھي !

اعتدال اور حقیقت دو ایسے عنصر هیں ' جنکي باهمی آمیزش کا کام همیشہ سے نازک اور مشکل رها ہے - یا تو پہلے کا غلبہ دوسرے کو بالکل نابود کردیتا ہے ' یا دوسرے کي بو اتني تیز هو جاتي ہے کہ اپنے ساتھي کے وجود کو بالکل دبا دیتي ہے - لوگوں نے عموماً اس راہ میں افراط و تفریط کي ٹھوکریں کھائي هیں ' اور جس شے کو " اعتدال " سمجھا ہے در اصل اسکا زیادہ صحیح نام حقیقت کا عدم ہے !

لیکن با وجود بے اعتدالي کے اس سوء ظن کے جو میري نسبت بعض لوگوں کو ہے ' میں تسلیم کرتا هوں کہ سر ابراهیم رحمت اللہ کا " اعتدال " اعتدال ہے ' نہ کہ اصلیت کا عدم اور فقدان !

الهلال

۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری

فاتحـــة السنـــة الثالثـــه

(۳)

دعوة الى الحق و داعي الى الحق

مـــوعظـــة و ذكـــرى

فاتحۂ جلد جدید کي تقریب سے جن خیالات کا اظہار ضروري سمجھا تھا ' افسوس کہ وہ نا تمام رهگئے - کیونکہ پچھلے هفتے طبیعت اُس قسم کي تحریرات کیلیے حاضر نہ هوئي ' اور مجبوراً مدارس اسلامیه کا باب مقالۂ افتتاحیه کے صفحات میں دیدیا گیا - اسلیے چاهتا هوں کہ آج اُس سلسلے کي تکمیل کردوں :

و امري عجیب و قد زاد حملي !

گذشته دو نمبروں میں میں نے اپنے اطمینان قلبي اور ایقان روحي کے ساتھه اس احسان الهي کو پیش کیا ہے کہ الهلال کي اشاعت جس دعوة کے اعلان و قیام کیلیے وجود میں آگئي تھي ' توفیق الهي نے روز اول هي سے اسکے لیے غیبي سامان فتح و نصرت بہم پہنچا دیے ' اور الحمد لله کہ اسکي کوئي سعي و کوشش ضائع نہ گئي ' اور تھوڑے وقت کے اندر هي اسکا بیج آبیاري توفیق مقدس حضرة مسبب الاسباب سے سرسبز و بار آور هو گیا -

اسي سلسلے میں اس عاجز نے اپني وہ دعا بھي یاد دلائي ہے جو اشاعت الهلال کے وقت دل کے اضطراب و شورش سے بے اختیار زبان پر جاري هوئي تھي ' اور جسمیں خدا سے چاها گیا تھا کہ " اگر یہ پکار حق و صداقت سے خالي نہیں تو اس کے بعض نتائج مهمه مبعه بہت جلد دکھلا دے " چنانچه باوجود وقت کي قوانین اور حکومة قاهرہ و مسلطه کي مخالفت کے جو هردم اور هر آن متزاید و متضاعف رهي ' ایسا هي هونا تھا اور ایسا هي هوا ' اور اسکے نتائج کے ظہور کو کوئي قوت معاندہ روک نہ سکي -

لیکن میں چاهتا هوں کہ ساتھه هي اسکے یہ بھي تشریح کردوں کہ " دعوة الهلال " سے میرا مقصود کس چیز کي طرف اشارہ ہے ؟ نصرة الهي نے کس کا ساتھه دیا ؟ کون تھا جو اسکي اعانت کا مستحق هوا اور کونسي چیز تھي جسکے ظہور کو کوئي قوت روک نہ سکي ؟ کیا الهلال جو ایک هفته وار شائع هونے والا رساله ہے ؟ کیا ایک پریس جو بعض آلات و ادوات کو جمع کرکے قائم کیا جاتا ہے ؟ کیا چھپے هوے اوراق اور لکھي هوئي سطریں جو شیرازہ بندي کے بعد ڈاک میں ڈالدي جاتي هیں ؟ یا پھر کسي خاص شخص کي مقبولیت جسکو اچھے لفظوں کا جمع کردینا آتا هو ' اور ادھر ادھر سے بعض معلومات اُس نے حاصل کرلي هوں ؟

یعني جب کبھي میري زبان و قلم پر " دعوة الهلال " کا لفظ جاري هوتا ہے تو اس سے مقصود في الذهن کیا شے هوتی ہے ؟ خود میرا وجود ' الهـــلال کي مقبولیت ' پریس کا قیام و استحکام ' یا پھر ان سب سے مافوق و بالا تر کوئي اصول اور حقیقت ؟ چاهتا هوں کہ اسے واضح کردوں - واقول و بالله التوفیق -

(دعـــوت الهـــلال کي حقیقت)

آغاز اشاعت الهـــلال سے " دعوة " کا لفظ میري زبان پر ہے اور اسی کثرت سے بار بار اس لفظ کو دهراتا هوں کہ شاید بعض لوگ سنتے سنتے اکتا سے گئے هوں - میں نے کبھي کسی اخبار کا ذکر نہیں کیا جو اچھے سر و سامان کے ساتھه نکالا گیا هو ' اور نہ میں نے کبھي تصنیف و تالیف اور انشاء مقالات و رسائل کا تذکرہ کیا جسکے لیے غیر معمولي محنت و مشقت برداشت کي جاتي هو ' بلکہ میں نے همیشه ایک " دعوت " کا اعلان کیا جو ایک مقصود خاص کو اپنے سامنے رکھتي ہے ' اور ساتھه هي چند مقاصد پیش کیے جو همیشه سے انسانوں کي جماعتوں اور آبادیوں کے سامنے پیش هوتے آے هیں - ان مقاصد میں ندرت و جدت نہ تھي مگر صداقت ضرور تھي ' اور جس بیان میں صداقت هو ' ضرور ہے کہ وہ نئي نہو ' کیونکہ دنیا کي سب سے زیادہ پراني چیز صداقت هي ہے -

پس میں آج صاف صاف کہدیتا هوں کہ " الهلال کي دعوت " سے کوئي مادي یا شخصي یا موجود في الخارج شے مراد نہیں ہے اور نہ کسي دعوت سے ایسا مقصود هوسکتا ہے - نہ تو وہ میرے وجود سے تعلق رکھتي ہے نہ الهلال نامي ایک موقت الشیوع رسالے سے ' اور نہ هي اُن مضامین و منشات سے جو اسمیں شائع هوتے هیں - ان میں سے کوئي چیز بھي ایسي نہیں ہے جسکي نسبت کہا جاسکے کہ وہ " دعوت " ہے یا اسے حقیقت دعوة میں کسي طرح کا دخل حاصل ہے - بلکہ اس سے مقصود حقیقي صرف وہ بعض مقاصد اور تعلیمات هیں " جنکے اعلان و اظہار اور فتح و نصرت کا سامان حکمت الهي نے مہیا کیا " اور پھر من جملہ اور بہت سے اسباب و وسائل کے ایک سبب و وسیله الهلال کي اشاعت اور اسکي کوششوں کو بھی بنادیا - وہ جو انساني غذا کے پیدا کرنے کیلیے موسم کو بدلتا ' هواؤں کو چلاتا ' پاني کو برساتا ' اور دهقان کے هاتھوں سے تخم ریزي کراتا ہے ' جب چاهتا ہے کہ اپنے بندوں میں سے کسي جماعت کیلیے ارشاد و هدایت کي روحاني غذا مہیا فرماے تو بالکل اسي طرح دلوں کي اقلیم اور فکروں کي فضا میں بھي تبدیلي پیدا کردیتا ہے ' اور خود بخود ایک قدرتي تغیر کي طرح تمام اسباب موافق فراهم هونا شروع هو جاتے هیں - اُس وقت پاني بھی برستا ہے ' عمدہ هوائیں بھي چلتي هیں ' اور کاشت کاري کي محنتیں بھي اپنے اپنے وقت و ضرورت کے مطابق کام دینے لگتي هیں - پس جب کھیت سر سبز هوتا ہے تو گو بہت سے کہنے والے موجود هوتے هیں کہ یہ سب کچھه همارے هي سعي کا نتیجه ہے ' مگر در اصل اسکا حق کسي کو بھي نہیں پہنچتا - کیونکہ بیج کے بار آور هونے کیلیے جن اسباب و ذرائع کي ضرورت ہے وہ بے شمار هیں ' اور جب تک وہ سب جمع نہو جائیں ' صرف ایک علت اچھه بھي مفید نہیں هو سکتي -

اگر پاني کہے کہ یہ میري کار فرمائی ہے ' تو آفتاب بھي چمک سکتا ہے کہ نہ اسی کي حرارت کا معجزہ ہے - اگر دهقان مدعي هو کہ اُس نے بیج ڈالا تو موسم اُسے جھٹلا سکتا ہے کہ بغیر میرے آے هوے محض تخم ریزي کیا کرسکتي تھي ؟ مزدوروں نے هل جوتا ' کاشتکار نے بیج ڈالا ' نگہبانوں نے رکھوالي کی ' اور موسم نے آبپاشی ' ان میں سے هر فریق دعوا کرسکتا ہے کہ میں هي اس لہلہاتے هوے کھیت کي وجود پذیري کي علت هوں ' مگر وہ جو ان سب سے بالا تر قوت ہے ' کہتي ہے کہ تم سب هیچ هو - اگر قدرة الٰهی تمام

اسباب و وسائــل مهيا نه كرتي تو نه تو ايک بيج بار آور هوتا اور نه ايک سبز پته زمين پر نظر آتا ! :

امن خلق السماوات والارض و انزل لكم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما كان لكم ان تنبتوا شجرها ؟ واله مـــع الله ؟ بل هم قوم يـــعدلون - (٢٧ : ٦٠)	" كون هے جس نے آسمانوں اور زمين كو پيدا كيا ' اور آسمان سے تمهارے ليے پاني برسايا ' پهر اُس كي آبياري سے كيسے كيسے حسين و شاداب باغ و چمن پيدا هوگئے ' حالانكه تم انسانوں كي قوت سے بالكل باهر تها كه ان كے درختوں

كو پيدا كرتے ؟ كيا الله كے سوا اور بهي كوئي هے ؟ "

(مقصـــود حقيقـــي)

اب ديكهو كه الهلال كي دعوت كا مقصد حقيقي كيا تها ؟ اس نے روز اول هى سے اعلان كرديا كه احياء و تجديد ملت كيليے جس قدر تحريكيں ملک ميں موجود هيں ' وہ اُن ميں كسي كو بهي تنزل و انحطاط كے اصلى مرض كا كامل علاج نهيں سمجهتا ' بلكه ان ميں سے اكثر اسطرح كا علاج هيں جنكے اندر خود نئي بيماريوں كے پيدا كرنے كي هلاكت موجود هے - پس وہ اُن تمام راستوں سے بالكل الگ هوگيا جو كار و بار اصلاح و ترقي كے پيشتر سے موجود تهے' اور پهر نه تو اس نے تعليم كو اپنا كعبۂ مقصد بنايا ' نه سياست كو قبلۂ آمال' نه علم كى رهنمالي قبول كي ' نه تهذيب و تمدن سے دستگيري چاهي - صرف يهي ايک صدا بلند كي كه :

يا ايها الذين امنوا ! اطيعو الله و رسوله ولا تولوا عنــه و انتم تسمعون ! (٨ : ٣١)	مسلمانو ! الله كي اطاعت كرو اور اسكے رسول كے لائے هوے حكموں پر عمل كرو - اور اسكي طرف سے گردن

نه موڑو اور تم اسكي بهيجي هوئي آيتيں سن رهے هو !

كيونكه اسكو يقين هوگيا كــه جب تک مسلمانوں كے اعتقادات و اعمال مذهبي كي اصلاح و درستگي نهوگي ' اُس وقت تــک كوئي سعي اصلاح مفيد مقصد نهيں هو سكتي -

پس اُس نے اپنے مقصد كو ايک هى مختصر جملے ميں بار بار دهـرايا يعنے " دعوة الي القـران " يا " امـــر بـالمعـروف و النهي عن المنكر " اور پهر اعمال قومي كي هر شاخ ميں اسي اصل الاصول كو پيش نظر ركهكر دعوت شروع كي -

(تشريـــح مقصد)

يه تو اسكے مقصد كا اصل الاصول هے - ليكن اگـر اسكي تشريح و تفسير كي جاے اور اُسے موجودہ حالات سے تطبيق دي جاے تو حسب ذيل مواد اسكي تحت ميں قرار دیے جا سكتے هيں :

(١) مسلمانوں كو چاهيے كه اپنے تمام كاموں كي بنياد تعليم الهي پر ركهيں نه كه محض كسي ترقي يافته قوم كي تقليد و اتباع اور نقالي پر - يا محض اخذ تحصيل تمدن و سياست و وطنيت پر -

(٢) اسلام كي اصلي مزيت و فضيلت يه هے كه اس نے هر طرح كي صداقتوں اور حقيقتوں كو خدا كے رشته سے منسلـک كرديا هے اور هر عمل صحيح و حق جو اس آسمان كے نيچے كيا جاے ' اسكے نزديک خدا كا كام اور اُسكي عبادت هے - پس هــر مسلمان كو صداقت كا عاشق ' حقانيت كيليے مضطر ' عدالت كا نگراں ' اور حريت كا پرستار هونا چاهيے - كيونكه وہ مسلمان هے ' اور مسلمان وهي هے جو اللــه كي رضا كيليے هر طرح كا دكهــه اٹهاے' اور اللــه كي رضا اُسكي راستبازي اور حق و عدل كي معيت ميں هے -

(٣) اور اسليے كه خدا نے مسلمانوں كو جهاد في سبيل الله كا منصب رفيع عطا فرمايا - پس جو مسلم اسكي راہ ميں مجاهد نهو' وہ اسكے اس بخشے هوے لقب كا مستحق بهي نهيں - جهاد في سبيل الله كے معني يه هيں كه هر طرح كے ظلم و تشدد ' معاصي و ذنوب ' اور شيطان ضلالت و افساد كے پيدا كيے هوے غرور باطل سے انسانيت كو نجات دلانے كيليے اپني تمام قوتوں سے كام لينا ' اور اس راہ ميں هر طرح كا جسماني اور قلبي دكهه اٹهانا - حتى كه سولي كے تختے اور جلاد كى تيغ كي برش كو بهي اُسكي خاطر گوارا كرلينا -

(٤) پس اگر ظلم هو ' اگر معصيت و فساد كي گرم بازاري هو' اگر انسانــوں كے حقــوق الهيه كو پامال غـــرور باطل كيا جاے ' اگـــر روشني كي جگهه تاريكي ' اور راست بازي كي جگهه كذب پرستي كا اعلان هو ' تو اسليے نهيں كه ظلم و فساد كو انسانوں نے برا اور اخلاق عامه نے قابل نفرت بتلايا هے ' پس تم بهي برا سمجهو ' بلكه اسليے كه تم مسلمان هو اور مسلمان دنيا ميں صرف حق كي خدمت هي كيليے هے ' اور نيز اسليے كه يــه سب كچهه خدا كي مرضي كے خلاف هے ' اور مسلمانوں كي مرضى وهي هوني چاهيے جو انكے خدا كي مرضي هے : تخلقوا باخلاق الله -

(٥) مسلم و مومن وہ هے جو الله كے رشتے كو دنيا كے تمام رشتوں پر ترجيح دے - پس كسي هستي كيليے يه جائز نهيں كه وہ اسلام كي مدعي هو' اور ساتهه هي خدا كو چهوڑ كر دوسرے رشتوں كي گرويدہ هوجاے - خدا كا رشته اسكي سچائي اور عدالت كي محبت ميں هے - جو حق كو پيار كرتا هے ' وهي خدا كو بهي پيار كرنے والا هے : و الذين آمنوا اشد حبا لله -

(٦) اسلام نے توحيد كا سبق سكهلايا - توحيد كي تكميل كے معني يه هيں كه انسان تمام انتهائي قوتوں اور اطاعتوں اور فرماں برداريوں كو صرف الله كيليے مخصوص كردے اور اُن ميں كسي كو شريک نه كرے - پس چند انسانوں كو اپنا ليڈر بناكر انكے هر حكم كي بلا چون و چرا تعميل كرنا ' يا گورنمنٹ اور حكام كي هر خواهش كے آگے (اگرچه وہ حق و عدالت اور صداقت و حريت كے منافي هو) سر جهكا دينا ' ايک ايسا شرک جلي هے جو توحيد كے ساتهه جمع نهيں هو سكتا -

(٧) اسلام كا عقيدۂ توحيد انساني حريت و آزادي كا سرچشمۂ حقيقي هے كيونكه جو سر صرف خدا هي كے آگے جهكے گا ' ممكن نهيں كه وہ انسان اور انسانوں كے غرور پادشاهت و حكومت كے آگے ذلت عبوديت سے سر بسجود هو - ان الحكم الا لله - پس مسلمانوں كو چاهيے كه اپنے اندر عبوديت الهي كي اصلي حقيقت پيدا كريں ' اور كوئي روح خدا كے آگے وفادار نهيں هو سكتي جب تک كه وہ اُن تمام قوتوں سے يكسر باغي نهو جاے ' جو خدا كى صداقت اور اسكي مقدس مرضات كے خلاف هيں -

(٨) ملک و نسليت كي خدمت ' آزادانه حدوث سياسي و ملكي كا حصول ' جد و جهد حريت ' اور خود مختارانه حكومت كے حاصل كرنے كيليے باقاعدہ مساعي ' يه تمام مقاصد صالحه اگر دوسري قوموں كو بر بناء جذبۂ قوميت و وطنية عزيز هيں ' تو هر قائل كلمۂ توحيد كو مذهباً و ديناً محبوب هونا چاهئيں - پس عزت و مجد اسلامي كا مقتضى يه هے كه ان تمام ميدانوں ميں مسلمان سب سے آگے هوں ' نه كه سب كے پيچهے اور غيروں كے مقلد و خوشه چين : و ان العزة لله و لرسوله و للمومنين -

هاں ' ايک اصل الاصول هے جو اس دعوت كو عام هنگامه هاے سياسي و تمدني سے الگ كرتا هے - يعني ان تمام چيزوں كو صرف الله كے رشتے اور اسكي مرضات كي متابعت كے تعلق سے حاصل كيا جاے نه كه محض تقليد اقوام و جماعت سے - اور اسليے سب سے پہلے عمل بالاسلام كے حبل الله المتين كو پكڑو تاكه اسكے تمام نتائج حقيقيه سے هم كنار هو - و العاقبة للمتقين -

بس یه اور اسي کے هم معني و هم اصول مقاصد تھے' جنکي طرف الهلال نے ابناء ملت کو دعوت دي' اور اگر چه ان میں سے کوئي چیز بھي نئي نه تھي' تاهم غفلت و جهالت اور استیلاے ضلالت و فساد نے اس تعلیم کے هر لفظ کو لوگوں کیلیے ایک صداے نا آشنا بنادیا تھا - پس جیساکه همیشه هوا هے' ضرور تھا که اس اعلان و دعوت کا آغاز بھي تعجب و انکار' تحقیر و تذلیل' غیظ و غضب' اور تعاند و تنفر سے هوتا مگر خاتمه اعتراف و اقرار' تعظیم و تشهیر' رجوع و انقیاد' اور تسلیم و اطاعت پر هوتا' اور الحمد لله که ایسا هي هوا' اور جسقدر هونا باقي هے وه بھی عنقریب هوکر رهیگا : و تمت کلمة ربک صدقاً و عدلا - لا تبدیل لکلمات الله :

(ما قــال و من قــال)

پس جب کبھي اس عاجز کي زبان سے " دعوة الهلال" کا لفظ نکلتا هے' اور اسکي نصرت و فتح یابي کا دلي اذعان و روحي ایقان کے ساتھه اعلان کرتا هوں' تو اس سے مقصود نه تو رسالۂ الهلال کا وجود هوتا هے' اور نه خود اپنا وجود اور اپنا کاروبار' بلکه یهي صداقتیں اور حقیقتیں هوتي هیں جنکے اعلان و دعوت کي حضرة الهي نے الهلال کو توفیق دي' اور اُس عظیم الشان اور انقلابي تبدیلي کیلیے جو مسلمانان هند میں هونے والي هے' منجمله اور صدها اسباب و بواعث کے ایک سبب الهلال کو بھي بنا دیا - اس بنا پر جس قدر کامیابیاں هیں وه [illegible] هیں' اور جس قدر اعلان قوت' رفع ذکر' و اعلاء کلمه هے' وه سب کا سب اُسي کو پهنچتا هے :

هر جا کنیم سجده بداں آستاں رسد !

میں سچ سچ کهتا هوں که خود میرا اُسمیں کوئي حصه نهیں - اور نه رائي برابر مجھے حق پهنچتا هے که اسکي کامیابي کي عزت کو اپني طرف نسبت دوں - سچائي جهاں کهیں سے نکلیگي' استقلال اور عزت کو اپنا منتظر پائیگي - اور حق جس زبان سے بلند هوگا' کامیابي و نصرت اُسکا قدرتي حصه هے جو کبھي اُس سے چھن نهیں سکتا - یه خدا کا محض فضل هے که وه کسي زبان کو اُسکا آله' کسي قلم کو اُسکا ذریعه' اور کسي سعي کو اُسکا وسیله بنالے' اور پھر اُس وسیلے کے خاطر نهیں بلکه صرف اپني سچائي کي خاطر اُسے کامیابي عطا فرماے -

لیکن یه کامیابي نه تو اُس شخص کي هوگي جس نے ایسا کیا' اور نه تو حق کي عزت کو وه اپني عزت سمجھنے کا حقدار هوگا - اگر وه ایک لمحه یا ایک منت کیلیے بھي اس غرور باطل اور کبر ابلیسي میں گرفتار هوگا تو خدا اس سے اپنا رشته کاٹ لیگا' اور اُسے ذلت و رسوائي کیلیے چھوڑ دیگا - کیونکه وه اپني صداقت کا محافظ اور اپنے کلمۂ حق کے اعلان کیلیے قادر و مقتدر هے - وه اگر چاهے تو درخت کي خشک ٹهنیوں کو حق کیلیے گویا کر دے' اور پهاڑوں کي چوٹیوں کي اندر سے انسانوں کو سچائي کي تعلیم ملنے لگے - وه نه تو انسانوں کا محتاج هے که وه اسکي خاطر بولیں' اور نه انکے کاموں کیلیے درمانده هے که اسکي راه میں اٹھیں - اُسکے کاروبار حق کا عجیب و غریب حال هے - وه جب کبھي چاهتا هے تو اپنے بندوں کو کسي کار حق کیلیے توفیق دیدیتا هے' اور پھر جب وه مغرور هو جاتے هیں اور سمجھتے هیں که یه هماري شخصي کامیابي هے تو پتھر کے ٹکڑوں اور سوکھي هوئي لکڑیوں کي طرح انهیں اپني راه سے هٹا کر پھینک دیتا هے !

نه زیبد مرد خود بیں پادشا را
ایبس المذنبیں باید خدا را

(ایک مثــال)

اسکی مثال بالکل ایسی هے جیسے کوئي شخص کسي پتھر کي سل سے کوئي عمده کام لیاے' اور پھر جب چاهے اُسے اٹھا کر راستے میں پھینک دے - یه سچ هے که وه پتھر ایک عمده کام کا ذریعه بن گیا تھا' لیکن یه بھی تو سچ هے که جو اراده اُس سے کام لیتا تھا' وه اُسے ٹھوکریں کھانے کیلیے راستے میں پھینک بھی دیسکتا تھا ؟

پھر اگر اس پتھر کیلیے تمهارے عقیدے میں کوئي فخر نهیں هوسکتا حالانکه وه کسي بڑے عمده اور مفید کام کا ذریعه تھا' تو ٹھیک اسي طرح حق و صداقت کے کاروبار میں خاص اُس انسان کے وجود کیلیے بھي کوئي فخر و ناز نهیں جسکو حکمة رباني نے کسي مصلحت مخفي کي بنا پر خدمت دیني کیلیے ایک آله اور واسطه بنا دیا هو - الا یه که اسکو ضائع نه کیا گیا اور اپنے لطف و کرم سے وسیله و ذریعه هونے کي توفیق بخشي -

(تنبیــه ضــروري)

البته یه یاد رکھنا چاهیے که اس بیان سے وه مقربان الهي اور خواص عالم انسانیت مستثنی هیں جنکا وجود صداقت الهي کے اظهار کا صرف وسیله هي نهیں هوتا بلکه خود ان کے اندر نور حقیقت کي شمع روشن هوجاتي هے' اور اسکي نورانیت انکے اعمال مقدسه اور انفاس زکیه سے چھن کر عالم انسانیة کي در و دیوار پر پرتو افگن هوتي هے - یعني الله تعالی انکے وجود کو اظهار حق کا واسطه هي نهیں بلکه خود حق کا مسکن و مشرق بنا دیتا هے - وه حق کے مخاطب نهیں بلکه حق کا پیکر و مجسمه هوتے هیں - لیکن :

یه رتبۂ بلند ملا جس کو ملگیا
هر مدعي کے واسطے دار و رسن کهاں ؟

یه اور لوگ هیں اور انکا عالم دوسرا هے - میں یهاں اُس مقام کا تذکره نهیں کرتا جسکي مجھے حسرت هے' بلکه اسکا حال بیان کررها هوں جسمیں اپنے تئیں پاتا هوں اور نهیں پسند کرتا که اُسکا تذکره نه کروں :

عالم همه افسانۂ ما دارد و ما هیچ !

میں سچ سچ بلا شائبۂ انکسار کے اعلان کرتا هوں که اس بارے میں میرے مناظر و مشاهدات نهایت عجیب و غریب و عبرت انگیز هیں - میں جب کبھي اُن نتائج عظیمه کو دیکھتا هوں جو فضل الهي نے الهلال کي دعوت کو عطا فرماے' اور اس رفعت ذکر' تاثیر و نفوذ' رجوع خلائق' انقلاب خیالات' و حس و تنبه دیني و روحاني کي عام تبدیلي پر نظر ڈالتا هوں جو اس انیس ماه کي دعوت سے هر طرف پیدا هوگئي هے' اور پھر اسکے بعد خود اپنے تئیں دیکھتا هوں اور اپنے اعمال پر نظر ڈالتا هوں' تو مجھے حکمة الهیه کي ایک عجیب و غریب نیرنگي نظر آتي هے اور یقین هو جاتا هے که یه جو کچھه نتائج حسنه میرے سامنے هیں' وه محض اصل دعوة کي صداقت و حقیقت کے برکات و انوار هیں' ورنه خود میں اور میري گناهوں میں ڈوبي هوئي زندگي تو اس لائق بھي نه تھي که ان نتائج عظیمه کو کبھي خواب میں بھي دیکھتي -

یه اسکا قاعده هے که جب وه اپني امة مرحومه کیلیے کوئي کام کرنا چاهتا هے تو مثل اُس کامل کاریگر کے جو ٹوٹے هوے اور ناقص اوزاروں سے ایسا عمده کام نکال لیتا هے جو دوسرے کاریگر عمده اور قیمتي آلات سے بھي نهیں [illegible] جس بندے کو چاهتا هے

اپنے کام کا ایک ذریعه بنا لیتا ھے ' اور پھر وہ خود خواہ کیسا ھي برا ھو' لیکن اسکا کام نیکوکاروں اور صالح انسانوں کا سا ھو جاتا ھے' و ایں جا کار بـه فضل ست نه باستحقاق !

نصیب ماست بهشت اے خدا شناس برو
کـه مستحق کــرامت گنــاہ گارانـــد ! !

(داعیـــان حق کي تین قسمیں)

البته یه ضرور ھے که جب اسکا فضل ذرہ نواز اپنے کسي عاجز و درمانده بندے پر مبذول ھوتا ھے ' اور وہ اسکي راہ کي طرف لوگوں کو بلاتا اور اسکے کلمۂ حق و عدالة کي دنیا کو تلقین کرتا ھے تو اسکا حال تین صورتوں سے خالي نہیں ھوتا :

(۱) یا تو خدا تعالی اسکے نفس کا تزکیۂ کامل کردیتا ھے اور اسکے وجود کو حق کا پیکر اور نمونه بنا دیتا ھے - و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(۲) اور یا یه درجه عالیــه تو اُس محروم تشنه کام کو حاصل نہیں ھوتا' لیکن چونکه اسکے اندر حق و صداقت کا سچا درد اور حق پرستي کي ایک نه بجھنے والي پیاس ھوتی ھے ' اسلیے وہ وجود اپنے طرح طرح کے قصوروں کے وہ وسیلۂ خیر و صداقت بننے کا شرف حاصل کرلیتا ھے' اور اسکے انـــدر کچھه اسطرح کي عجز و انابت اور استغفار و اعتراف کي سوز و سوزش پیدا ھوجاتي ھے جو اُسے استیلاء شیطاني سے بچاے رکھتي ھے' اور پھر یا تو بالاخر منزل اخري تک پہنچا دیتي ھے یا راہ کي ٹھوکروں ھي سے گر کے رہجاتا ھے -

(۳) اور یا پھر وہ خباثت ابلیسي اور شرارت نفساني کا ایک مظہر لعین ھوتا ھے جو محض اپني اغراض نفساني کیلیے عاریتاً کسي امر حق کا اعلان کرنے لگتا ھے ' اور اس سے مقصود حق نہیں ھوتا بلـکه ایک تــاریک باطــل جو اسکے پیچھے چھــپا دیا جاتا ھے - فی الحقیقت نفاق کي یه ایک سب سے زیادہ مہلـک و خبیث قسم ھے -

پس پہلی قسم کي جماعت کیلیے تو کچھه کہنے کي ضرورت نہیں - لا خوف علیهم و لا هم یحزنون - تیسرے گروہ کو بھي نتائج حق کي بحث سے مستثنی کر دینا چاھیے ' کیونکه گو وہ مدعي حق ھو مگر در اصل اسکا حکم بھي باطل و فساد ھي کا ھے - اور خـــدا کبھي باطــل کے ساتھه وہ سلـوک نہیں کـر سکتا جو اس نے حق و ایمان کیلیے مخصوص کردیا ھے : ام نجعل الذین آمنوا و عملو الصالحات کالمفسدین فی الارض ؟ ام نجعل المتقیــن کالفجــار ؟ (۳۸ : ۲۷)

البته دوسري قسم کے لوگوں کي نسبت میں کہنا چاھتا ھوں - یہي وہ لوگ ھیں که خدا انکي نیتوں کو قبول کرلیتا اور سعی حق اور خدمت صداقت کي برکت سے انکو اپنے لطف و کرم کا مورد بنا دیتا ھے - وہ خود خواہ کیسے ھي گرفتار قصور و مبتلاے ذنوب ھوں ' لیکن چونکه اُسکے کلمۂ حق کے خادم ' اُسکي سچائي کے پرستار ' اور اُسکے دین حق کے عزت و عظمت کے لیے اپنے اندر ایک بیقراري رکھتے ھیں - اسلیے اُسکي شان کریمي و رحیمي انھیں اپنوں میں سے سمجھنے لـگتي ھے ' اُنکے کاموں کے نقص و فتور کو اپني توفیق رفیق کي بخشش سے کامل کردیتي ھے ' اور انھیں کبھي غیروں کے آگے ذلیل و رسوا ھونے نہیں دیتي - کیونکه اگر انکا قصور اسکے کرم کا سزاوار نہیں تو اُسکي صداقت کي عزت تو مستحق لطف و نوازش ضرور ھے !

اگر نه بهــر من از بهر خود عزیزم دار
که بنده خوبي او خوبي خداوند ست

اسکي مثال بالکل ایسي ھے ' جیسے کوئی پادشاہ اپنے کسي اھم اور معزز کام کے انجام دینے کي عزت اپنے کسي غلام کو دیدے ' تو گو وہ کیسا ھي ادنے اور حقیر ھوگا اور کیسے ھي قصور اُس سے اپني خدمتوں اور پرستاریوں میں سرزد ھونگے ' لیکن تاھم پادشاہ کا کرم شاھانه اسکي سفارش کریگا اور کہیگا که مانا که یه ھر طرح نالائق اور سزاوار عتاب ھے لیکن ابتو اسکي عزت میري عزت ھوگئي ھے اور دنیا اسے میري نسبت سے پہچانتي اور میرا خدمت گزار سمجھتي ھے - پھر اسکے ساتھه ایسا سلوک کرنا جو اسکو دشمن ھنسیں که میرے دربار عز و جـلال کے نام لیواؤں کیلیے عزت و سرخروئی نہیں ھے - پس شان عفو و کرم یہي ھے که جسے ایک بار سر بلندي دي ' پھر اُسے نگونسار نه کیا جاے !

و لله در ما قال :

عوض نه لے مری جـرم و گناہ بے حد کا
الہی تجھکو غفور الـرحیـم کہتے ھیں !
نہیں کہیں نــه عطا کر دیکھ محجہ محتاج
یه اپنے بندے ھیں جو کریم کہتے ھیں !

(یوسف اور رب یوسف)

آیا نہیں دیکھتے که جب برادران یوسف علیه السلام دوسري بار مصر آے تاکه دربار مصر کي بخشش و فیاضي سے مالا مال ھوں اور قحط سالي کي مصیبتوں سے نجات پالیں ' تو انھوں نے عزیز مصر سے که فی الحقیقت حضرۃ یوسف علیه السلام تھے ' عرض کیا :

مسنا و اھلنــا الضـــر و جئنــا ببضاعة مزجاة فاوف لنـــا الکـــیل ! (۱۲ : ۸۸)

اے عزیز مصر ! ھم کو اور ھمارے بال بچوں کو قحط کي وجه سے بڑي تکلیفیں پہنچ رھي ھیں' پس ھم یه تھوڑي سی پونجي لیکر آئے ھیں تاکه آپ اسے قبول کریں' اور اُسکے معاوضے میں ھمیں پورا پورا غله دلوادیں !

لیکن وہ آے تھے ناقص اور تھوڑي سي پونجي ' مگر معاوضے میں طلب کرتے تھے کامل اور بھرپور غله ! یه کاروبار اور معاوضۂ بالمثل کے قدرتي اصول کے تو خلاف تھا ' پر ارباب کرم کے شیوۂ بخشش کے عین مطابق تھا که پادشاھوں کا دربار تاجروں کي منڈي نہیں ھوتي - بھائیوں نے کہا : " بدر یوزہ کہي آمده ایم نه به تجارت " -

مارا تو بهشت اگر به طاعت بخشي
آں بیع بود ' لطف و عطاے تو کجاست ؟

و تصـدق علینــا' ان الله یجـزي المتصـدقیـــن !

یه جو مانگتے ھیں تو کچھه اپني قیمت کا بدله نہیں مانگتے که وہ تو کچھه بھي نہیں ھے - بلکه اپني فیاضي سے بطور بخشش کے عطا کیجیے' اور الله ارباب بخشش و سخا کو اچھا بدله دیتا ھے !!

پھر اگر یوسف کنعانی یه کر سکتا تھا که ناقص پونجي لیکر کامل متاع بخشدے' تو کیا خداے یوسف کي کریمي سے یه بعید ھے که اپنے پرستاروں کے ناقص کاموں کو قبول کر کے انکو اپنی کامل و اکمل توفیق کي بخشش سے مالا مال فـرما دے ؟ لقد کان في یوسف و اخوته ایات للسائلین کا مطلب میں تو یہي سمجھتا ھوں :

من وفاے دوست را در بیوفائی یافتم

قل لو انتم تملکون خزائن رحمـة ربي اذاً لامسکتم خشیــت الانفـــاق - (۱۷ : ۱۰۱)

" ان لوگوں سے جو خدا کے فضل و کرم کو بھولے ھوے ھیں' کہدو که اگر میرے پروردگار کي رحمت کے خزانے تمھارے اختیار میں ھوتے تو خرچ ھو جانے کے ڈر سے تم ضرور اُنھیں بند رکھتے مگر خدا ایسا نہیں کرتا -

البته یه ضرور ھے که قصور اور سرکشی میں فرق ھے' اور جرم اور بغاوت' دو الگ چیزیں ھیں - خدا اپنے قصورمندوں کو معاف کردیتا ھے پر اپنے سے باغیوں کو معاف نہیں کر سکتا ' اور یہي معنی ھیں اس آیۂ کریمۂ مشہورہ کے که : ان الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء

مدارس اسلامیه

نـــدوة الـعـلـمـــاء

(اور مسئله اصلاح و احیاء ملت)

(۳)

گذشته نمبر میں اصلاح کي دو قسموں کا مختصر ذکر کیا جاچکا هے' یعني اصلاح سیاسي اور اصلاح افرنجي' اب تیسري قسم کے طرف توجه کرني چاهیے -

(۳)

تیسري قسم اُن تحریکوں کي هے جنکي بنیاد اگرچه مثل گذشته دو تحریکوں کے مناسب وقت تمدني و تعلیمي انقلاب کي خواهش پر تهي' لیکن چونکه اُن مصلحین نے زیاده غور و کاوش اور اجتهاد فکر و تفحص صحیح سے کام لیا اسلیے وه سمجهه گئے که اصلاح و تغیر کیلیے ظواهر و فروعات سے متاثر هونے کي جگهه کسي اصول حقیقي اور مبدء اصلي کي تلاش میں نکلنا چاهیے' اور اُس ایک هي علت اساسی کو پهچاننا چاهیے جسکے لیے ایک هي اساسي دفعیهٔ علاج بهي هو۔

انهوں نے دیکها که تعلیم و تحصیل تمدن حالیه کے لیے سعي کرنا قبل اسکے که کوئي اساسي و اصولي اصلاح هو جاے' محض بیکار بلکه مضر هے -

اول تو یه تمام امور اصل مرض میں داخل نهیں هیں بلکه کسي حقیقي مرض کے نتائج و عوارض هیں - اگر مسلمانوں کي تمدني حالت درست نهیں هے تو اسکا نتیجه غفلت هے که انهوں نے دنیا کي تمدني ترقي کا ساتهه نه دیا - لیکن غفلت کیوں هے ؟ قواء عمل کیوں معطل' اور ذهن و دماغ کیوں بیکار هوگئے؟ پس ضرور هے که پہلے اس سبب کو دور کیا جاے جسکي وجه سے بیداري کے بعد یه غفلت طاري هوئي - اور یه ظاهر هے که غفلت کي علت غفلت نهیں هوسکتي' کوئي اور هي علت هے جس سے یه معطل پیدا هوا هے -

یقیناً مسلمانوں میں آجکل کے علوم و فنون نافعه ناپید هیں' اور وه انکي جانب سے غافل هیں - پس سب سے پہلے اُس شے کو دور کرنا چاهیے جس کي وجه سے اُن میں علم کا فقدان هوا اور اسکے حصول کا ولوله اور اسکے عشق کي بیتابي باقي نه رهي' نیز اُس شے یا اُن اشیا کو حاصل کرنا چاهیے جنکي وجه سے دیگر اقوام میں یه موجود هے' نه که سب سے پہلے علم علم پکارنا -

ثانیاً' اگر ابتدا سے تلاش اصل و حقیقت کي جگه انهیں چیزوں کو بنیاد کار قرار دیا گیا تو یاتو پوري کامیابي حاصل نه هوگي کیونکه یه آنکهوں کي جلن' سر کے درد' اور اعضا شکني کا علاج هوگا حالانکه ان سب کا باعث اصلي یعني بخار باقی هے - اور اگر کامیابی هوي اور پیشاني پر کوئي ایسي سرد شے لگا دي گئي جسکي برودت سے بخار کي حدت و حرارت کم محسوس هونے لگي' تو پهر اسکا نتیجه یه هوگا که تمدن و تعلیم راس نه آئیگي اور اور طرح طرح کي ایسي خرابیاں پیدا هو جائینگي جنکي وجه سے نه تو مقصد اصلي حاصل هوگا' اور نه کوئي دوسري کامل و احسن حالت هي پیدا هوسکے گي -

تب انهوں نے مسلمانوں کے موجوده اعمال و اطوار حیات کا مطالعه کیا' تو انهیں نظر آیا که ان میں سے اکثر ایسے هیں جنکي موجودگی میں محال هے که حسب سنن طبعیه کوئی قوم زنده وقائم رهسکے - وه تمام اعمال صحیحه و صالحه جو حیات اجتماعي و ملي کیلیے بمنزلهٔ روح و حرارت غریزي کے هیں' ان میں سے مفقود هوگئے هیں' اور هر عمل یا تو منحرف هے یا مسخ شده -

پهر انهوں نے اُس قوة روحانیهٔ الهیه کو دیکها جو اب تک مسلمانوں کے دلوں پر حکمران هے' یعنے دیانه مبجلهٔ اسلامیه اور اُسکے تمام احکام و تعلیمات صادقه' تو اُنهیں بدفعة واحدة نظر آیا که مسلمانوں کے تمام موجوده اعمال و اطوار بکسر اُسکي تعلیمات حقه کے خلاف هیں' اور اسکي تعلیم میں وه تمام ارکان و اصول باکمل حال' و اجمل صورة موجود هیں جنکا عمل و انقیاد کسي قوم کي حیات اجتماعي و سیاسي اور قیام مدني و عمراني کیلیے ضروري هے : الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي و رضیت لکم الاسلام دینا !

پس انکي حالت مثل اُس طبیب کے هوئي جو اپنے سامنے کسي کثیر العوارض مریض کو دیکهکر گهبرا گیا هو' لیکن یکایک القاء طبي اصل مرض کي تشخیص اور علة حقیقیه کے کشف تک اُسے نالل کردے' اور وه پهر اُن تمام ظاهري مظاهر مرض سے یک قلم بے پروا هوکر صرف اندرون بدن کے نقص مخفي کے انسداد پر اپني تمام همت و سعي خرچ کرنے لگے -

انهوں نے سمجهه لیا که عروج و زوال امم في الحقیقت ایک قانون الهي کے عمل و نفاذ کا نتیجه هے جسے لسان الله الاقدس نے بتلا دیا هے :

واذا اردنا ان نهلک قریة'	اور جب همکو کسي آبادي کا برباد کرنا
امرنا مترفیها' ففسقوا	منظور هوتا هے تو هم اس آبادي کے
فیها فحق علیها القول	خوشحال لوگوں پر اپنا حکم بهیجتے هیں -
فدمرناها تدمیرا -	پهر وه نا فرمانیاں کرنے لگتے هیں' جب
وکم اهلکنا من القرون من	ایسا هوتا هے تو وه آبادي مستحق عذاب
بعد نوح' و کفی بربک	هو جاتي هے - پس هم اسے تباه و برباد
بذنوب عباده خبیراً بصیرا !	کر دیتے هیں - اور دیکهو ! طوفان نوح
(۱۷ : ۱۷)	کے بعد اسي قانون کی بنا پر کتني

هي قوموں کو هم نے تباه و هلاک کردیا' اور یقین کرو که تمهارا پروردگار اپنے بندوںکے گناهوں کو جانتا اور دیکهتا هے -

اور سورهٔ طلاق میں فرمایا :

و کاین من قریة عتت	اور کتني هی آبادیاں هیں جنکے رهنے
عن امر ربها و رسله	والوں نے اپنے رب اور اسکے رسولوں کے
فحاسبناها حسابا شدیداً	احکام سے سرتابي کي' اور هم نے
و عذبناها عذابا نکرا ؟	بهي بڑی سختي سے انکے کاموں کا
فذاقت وبال امرها و کان	حساب لیا اور سخت عذابوں
عاقبة امرها خسرا - اعد	میں مبتلا کیا' پس انهوں نے اپنے کیے
الله عذاباً' فاتقوا الله یا	کا مزه چکها اور اسکا انجام کار صرف
اولی الالباب الذین	نقصان و هلاکت هي هوا - قیامت
آمنوا ! ! (۶۵ : ۸)	کا عذاب ابهي انکے لیے باقي هے -

پس اے عقل و فهم رکهنے والو که الله پر ایمان لاچکے هو ! اُسکے غضب سے ڈرتے رهو !!

اور پهر به ایسي صاف تصریح اور کهلي کهلي تعلیم هے که اسي آیة کریمه کے بعد فرمایا :

قد انزل الله الیکم ذکراً	اے مسلمانوں خدانے تمهیں آگاه کرنے
رسولاً یتلوا علیکم آیات الله	کیلیے اپنا ایک رسول تمهاري طرف
مبینات لیخرج الذین	بهیجدیا هے جو خدا کي آیتیں کهلے
امنوا و عملو الصالحات	کهلے احکام کے ساتهه سناتا هے تا که جو

من الظلمات الی النــور لوگ انپر ایمان لائیں اور اعمال صالحه اختیار کریں انکو نا کامي و ضلالت کي (۶۵ : ۱۱) تاریکي سے نکال کر فوز و فلاح کي روشني میں پہنچا دے !

اس سے واضح هوا که در حقیقت قومي عروج و حیات اسکے افراد کے اُن تمام اعمال و اطوار پر موقوف هے جنکو قرآن کریم ایمان بالله کے بعد " عمل صالح " کي جامع و مانع اصطلاح میں تعبیر کرتا هے ' اور جس کے اندر تمام سیاسي و تمدني ' اخلاقي و معاشرتي ' علمیه و فنیه ' غرضکه هر قسم کے اعمال صالحه بشریه کے طرف اشارہ موجود هے - تعلیم الهي اُن اعمال کي طرف انسانوں کو دعوت دیتي هے اور وہ اُسے قبول کرتے هیں ' پس دنیا کي زندگي اُنکے لیے ایک جنة حیات اور بهشت ارتقا و عروج بن جاتي هے ' اور اُنکا وجود ارض الهي کیلیے زینت و حسن هو جاتا هے :

تلك الجنة التي نورث من عبادنا من کان تقیا (۱۹ : ۶۴)

یه هے وہ جنت جسکا مبارک ورثہ هم اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو بخشتے هیں ' جو عمل صالح اور تقوی کي راہ اختیار کرتے هیں :

لیکن جب تعلیم الهي کے نزول و ارشاد سے بعد هوجاتا هے اور غفلت و ضلالت دلوں پر چھا جاتي هے ' تو اُس قوم کے قوۃ اعتقاد میں ضعف پیدا هوتا هے ' اور عملي حالت بگڑنا شروع هوجاتي هے - پھر ایک ایک کرکے هر عمل بگڑتا هے اور یکے بعد دیگرے اس عمارت کي ایک ایک اینٹ گرنے لگتي هے - اسي حالت کو اصطلاح قراني میں " عمل شیطاني " سے تعبیر کیا گیا هے ' کیونکه اُسکي زبان میں هر عمل ضـلالت شیطان هے اور یه موقعه اُسکي تشریح کا نہیں :

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین - وانهم لیصدونهم عن السبیل یحسبون انهم مهتدون ! (۴۳ : ۳۵)

اور جو شخص خدائے رحمان کي یاد سے اغماض کـرتا هے ' هم اسپر ایک شیطاني ضلالت مسلط کر دیتے هیں اور وہ اسکے ساتھه رهتا هے - پھر یـه بهي عجیب بات هے که شیاطین تو ان گمراهوں کو راہ الهي سے روکتے هیں مگر وہ اپنے زعم باطل میں سمجھتے هیں که هم راہ راست پر هیں !

یہاں تک که تمام قواء عمل بکلي ضلالت و ظلمت کے هاتھه چلے جاتے هیں اور ایک کامل معصیت و ذنوب کي عملي زندگي هر فرد کي هو جاتي هے - یهي اعمال ضلالة وہ جراثیم مہلکه هیں جو گھن کي طرح شجر حیات ملت میں لگ جاتے هیں ' اور پھر ایک وقت آتا هے جب هلاکت کي " اجل مقدر " اور " کتاب معلوم " اپنا کام انجام دیتي هے ' اور کوئي انساني تدبیر اور مادي سعي اس تقدیر الهي کو دور نہیں کر سکتي - یهي معني حقیقي هیں اس آیة جلیله کے که : وما اهلکنا من قریة الا ولها کتاب معلوم ' ما تسبق من امة اجلها وما یستاخرون ! (۱۵ : ۴)

تمام اقوام عالم کے عروج و زوال اور حیات و هلاکت کیلیے یهي ایک قانون وحید ' و مبدء حقیقي ' و تقدیر اعمال هے ' اور خداے حکیم و لطیف کبھي کسي بہتر حالت کو بدتر حالت سے نہیں بدلتا ' جب تـک که وہ خود بہتري سے اعراض کرکے برائي کو اپنے لیے اختیار نه کرلے - وہ هو سبحانه و تعالی شانه بقول في کتابه المیمون :

وما کان ربک لیهلـک القـری بظلم و اهلهـا مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

اور تمهارا پروردگار کبھي کسي ایسي آبادي کو ناحق برباد نہیں کرتا جسکے بسنے والے اعماله صالحه و صحیحه رکھتے هوں -

پس اس جماعت کے دلوں کو الله تعالے نے اس فهم حقیقت کیلیے کھول دیا که مسلمانوں کے موجودہ امراض تنزل و تسفل کي اصلی علت اسي قانون عروج و زوال کا نفاذ هے - انکے اعتـقادات ضعیف و مسخ ' اور اعمال منحرف و باطـل هوگئے هیں اور قانون الهي کی " اجل مقدر " اور " تقدیر نتائج " اپنا کام کر رهي هے -

انکو یقین هوگیا که اصلاح و تجدید کا کام شروع کرنے سے پہلے کوئي بنیاد و اساس عمل قرار دیني چاهیے - محض کسي سیاسي اتحاد سے آغـاز عمل کرنا یا ترقي یافـته اقوام کے علوم و تمدن کي تحصیل و نقالي پر اصلاح کي بنیاد رکھنا ' کچھه بهي مفید نهوگا - یه تمام امور کسي جڑ کي شاخیں ' کسي بنیاد باطن کے آثار و ظواهر ' یا کسي روح حیات بخش کي پیدا کي هوئي حرکت هیں ' مگر خود نه تو بنیاد هوسکتے هیں اور نه کسي شجر انقلاب کا بیج ' اور نه هي کسي جسم کیلیے روح -

مراتب مندرجـهٔ صدر کے بعد اس جماعـة دعاة و مصلحین کو یقین هوگیا که جب تک مذهبي ارشاد و هدایت کي کوئي سچي حرکت مسلمانوں میں پیدا نهوگي ' اُس وقت تـک تمام مساعي اصلاح بے نتیجه هیں -

(اصــل اصــول دعــوۃ دیـنـي)

هر قوم کي حیات اجتماعي اُسکے اعتقادات اور اعمال کا مجموعه هوتی هے ' اور مـدنیة صالحه کے معني یه هیں که وہ اپنے تمام اعتقادات و اعمال میں بہتر و اکمل هو - مسلمانوں کے اعتقادات کا یه حال هے که سد باب اجتهاد و منع نظر و استدلال نے تمام راهیں اصـلاح کي مسدود کردي هیں ' رهے اعـمال تو وہ بدعات و زوائد ' نسخ و اضافـه ' اور تحریف و تغییر سے اکثـر صورتوں میں اصلیت کي ایک مسخ شدہ صورت هے -

---

پس اصلاح کي پہلي ضرب اسکے پر پہلی بار اسه علت پر پڑني چاهیے - جس دن یه علت دور هوگئي ' اُس وقـت خود بخود اخذ علوم نافعه و کسب صنائـع مفیدہ ' طلب تمدن و عمـران کي تمام راهیں کھل جائیں گي - فـلا اصـلاح الا بـدعـوۃ ' ولا دعــوۃ الا بحجة ' ولا حجة مع بقاء التقلید ' فاغـلاق باب التقلید الاعمي و فتح باب النظر والاستدلال ' هو مبدء کل اصلاح ' و مفتاح النجاح والفلاح !

(ایک فــرو گـذاشـت)

یه هے مختصر سر گذشت اصلاح و تغیر کي اُس تیسري قسم کي جسے " دعوۃ دیني " سے موسوم کرنا چاهیے ' اور جو اپنے بنیاد اصـلاح و طریق دعوت میں " اصلاح سیاسي " اور " اصلاح افرنجي " دونوں سے بالکل مختلف هے -

میں یه کہنا بھول گیا تھا که قرون اخیـرہ و حالیه کي اصلاح و دعوت کے کاموں کو سب سے پہلے دو قسموں میں منقسم کرنا چاهیے - ایک وہ دعاۃ و مصلحین جو سلسلۂ احیاء و تجدید امة مرحومه کي بنا پر گذشته دو صدیوں کے اندر پیدا هوے ' اور اُن میں سے بعض متاخرین مصلحین نے موجودہ اصلاحات کیلیے بھي زمین درست کردي - ان بزرگوں کا شرف الهي و فضل خصوصي یه هے که انہوں نے جو کچھه سمجھا اور کیا ' وہ محض جـذبه صادقۂ اصلاح ' اور قوۃ مجتهدہ حقیقي کا نتیجه تھا ' نه که کسي قوم کے عروج کا مطالعة اور اُسکي تقلید و اتباع کا ولوله - فهم المصلحون المجـددون ' الذین یصلحون في الارض ولا یفلون - " اولــئـك علی هدی من ربهم و اولــئـك هــم المفلحــون "

دوسري قسم اُن لوگوں کي ھے جنھوں نے غفلت و ظلمت کے بعد یکا یک یورپ کو دیکھا ' اسکي حالت سے اپني حالت کا مقابله کیا ' اور اس مقابلے کے بعد ایک حرکت اصلاح و تغیر کي انکے اندر پیدا ھو گئي - یه تینوں قسمیں جو اوپر بیان کر چکا ھوں یعني اصلاح سیاسي و افرنجي و دیني ' یه سب کي سب اسي دوسري قسم میں داخل ھیں -

چونکه اصول اصلاح و دعوت پر ایک مستقل مقاله کسي نه کسي وقت لکھنا ھے ' اسلیے میں نے اولین قسم پر بحث نه کي - البته یہاں اسقدر اشاره کر دینا ضروري ھے که یه تیسري قسم کي دعوت یعني " اصلاح دیني " گو یورپ کے اثر ھي کا نتیجه تھي ' لیکن تاھم اپنے اصول و طریق کار میں اُس اولین جماعـۃ مصلحین مجددین کي دعوت سے نسبتاً اقرب ' اور بہت سے بنیادي مسائـل میں تقریباً ھم آھنـگ تھي -

(اصـلاح دیني کے بعـض مصلحیـن)

مشہور و معروف شیخ محمد عبده مصري کي دعوت اسي قسم اصلاح میں داخل ھے - شیخ موصوف کا ابتدائي عہد خالص سیاسي انقلابات کے افکار میں گذرا تھا ' کیونکه انکے استاذ طریقت و معلم ارشاد ' سید جمال الدین کي دعوت میں سیاسي عنصر غالب تھا - اگر مسٹر بلنٹ کي روایت تسلیم کرلي جاے ' تو شیخ محمد عبده عربي پاشا کي تحریک سے پہلے بالکل طیار ھو گئے تھے که توفیق پاشا خدیو مصر کو قتل کر ڈالیں ' کیونکه اسنے ولي عہدي میں اصلاح و تغیر کے جو وعـدے سیـد جـمال الدین مغفور سے کیے تھے ' تخت نشیني کے بعد پورے نه کیے -

لیکن اسکے بعد ھي سنه ۱۸۷۷ میں عربي پاشا کا واقعه پیش آگیا جسمیں خود شیخ محمد عبده بھي شریک قرار دیے گئے - انگریزي مصري کمیشن نے شیخ کو بھي جلا وطني کي سزا دي ' اور یه بیروت میں کچھه عرصـه تھہر کر سید جمال الدین کے پاس پیرس چلے گئے - وھانسے ۱۳ - مارچ سنه ۱۸۸۴ کو ایک عربي اخبار " العروۃ الوثقی " نکا لا - جسکی ایڈیٹري میں سید اور شیخ ' دونوں شریک تھے - في الحقیقت یہي تاریخ شیخ کي اصلاح دیني کي اولین بنیاد ھے -

عروۃ الوثقی کے تیسرے نمبر میں انکا ایک مبسوط مضمون " ماضي الامۃ و حاضرها و علاج عللها " کے عنوان سے نکلا تھا - اسمیں مسلمانوں کي گذشته حیات اجتماعي کے اسباب بتلاے ھیں ' پھر موجوده تنزل پر بحث کي ھے - آخر میں لکھا ھے که اب عروج بعد از تنزل کا کوئي ذریعه بجز اسکے نہیں ھے که مسلمانوں کو مذھب کي صحیح اور حقیقي تعلیم دي جاے -

پانچویں نمبر کے مقالۂ افتتاحیه کا عنوان یه تھا : " انحطاط المسلمین و سکونهم و سبب ذالك " اسمیں بتلایا ھے که اسکی علۃ اصلي اسلامي اعتقادات و اعمال کے ضعف و نسخ کے سوا اور کچھه نہیں ھے -

گیارھویں اور سترھویں نمبر میں دو مضمون " اسباب حفظ الملـک " اور " سنن الله في الامم " کے عنوان سے نکلے تھے - انکے مطالعه سے پورا اندازه ھوسکتا ھے که شیخ کي دعوۃ ایک خالص اصلاح دیني کي دعوت تھي ' جو مسلمانوں کو سب سے پہلے اعتقادات و اعمال دینیه کي درستگي کي طرف بلاتي تھي -

(الکـــواکبـي)

علماے مصر و شام میں شیخ محمد عبده مصري کے علاوه ایک اور فکر صالح و مصلح بھي تحریک اصلاح دیني میں شریک رھا ھے ' جسکو افسوس ھے که سلطان عبد الحمید و اشرار ملک کے استبداد سیاسي نے اعلان و دعوت کے بہت کم موقعه دیا یعنی مرحوم شیخ عبد الرحمن الکواکبي

الکواکبي کي دو کتابیں "طبائع الاستبداد" اور "جمعیۃ ام القری" موجود ھیں - جمعیۃ ام القری ایک فرضي کانفرنس کي رپورٹ ھے جو گویا ایام حج میں منعقد ھوئي اور تمام علماء عالم اسلامي نے اسمیں شـریک ھو کر مسلمانوں کے تنزل کے اسباب پر بحث کي - نتیجه تمام مباحث کا یه ھے که اصلاح دیني کے بغیر امید نجاح و فلاح ملت امید باطل ھے : و قال الرسول یا رب ان قومي اتخـذوا هذا القرآن مهجورا -

سلطان عبد الحمید نے ان دونوں کتابوں کو مملکۃ عثمانیه میں ممنوع الاشاعۃ قرار دیدیا تھا ! !

(شیخ صـدرالدین تـرکستانی)

شیخ محمد عبده المصري کا نام ھندوستان میں مشہور ھوچکا ھے ' لیکن بہت کم لوگوں کو یه معلوم ھوگا که مسلمانان ترکستان (روس) میں اصلاح و تغیر کي جو حرکت گذشته نصف صدي کے اندر شروع ھوئي ' اسکا رجحان بھي زیاده تر " اصلاح دیني " ھي کي طرف رھا ھے ' اور ابتدائی دو قسموں یعنے سیاسی و افرنجي کا عنصر وھاں بہت مغلوب ھے -

اگر مصر و عثمانیه نے اصلاح دیني کي دعوت کیلیے ایک محمد عبده کو پیدا کیا تو میں نے ھمیشه تعجب کیا ھے که بلاد روسیۂ ترکستان و وسط ایشیا ابتـک کئي محمد عبده پیدا کر چکے ھیں !

پروفیسر ویمبري نے اپني کتاب : Western light and Eastern lands کے دوسرے حصے میں بعض ترکستاني مصنفین کا ذکر کیا ھے جنھوں نے تاتاري زبان میں کتابیں تصنیف کی ھیں اور اُن میں اصلاح اعمال دینیۂ ملت کو حصول ترقي کا ذریعه اصلي ذریعه بتلایا ھے ' لیکن فی الحقیقت جو مصلحین و مرشدان حقیقي که ترکستان میں داعي اصلاح و انقلاب رھے ھیں ' ویمبري کو انکي خبر نه تھي - میں یہاں صرف ایک مصلح بزرگ تاتاري کا ذکر کرونگا ' یعنے حضرۃ الشیخ صدر الدین قاضي القضاۃ بلاد ترکیۂ روسیه -

اصلاح و دعوت تجدید کے مسئله میں اس عالم خبیر و محترم کا مسلک وھي تھا جو شیخ محمد عبده نے اختیار کیا - وه علاوه عالم دیني ھونے کے که حیثیت قاضي القضات کے ایک عہدۂ جلیلۂ شرعیه بھي رکھتے تھے ' اسلیے انکي صداء اصلاح ایک ایسی مزیت و تاثیر خصوصي رکھتي تھي جو افسوس که دیگر بلاد اسلامیه کے مصلحین کو حاصل نه ھوئي - ورنه نہیں معلوم کتني مشکلیں اور رکاوٹیں انکي راه سے ھٹ جاتیں سنه ۱۳۰۹ ھجري میں انھوں نے ایک نہایت ضخیم اور مبسوط کتاب مسئلۂ اصلاح اور اسکے طرق و وسائل پر عربي میں لکھي اور قازان کے ایک روسي مطبع میں چھپوا کر شائع کیا - اس موضوع پر یه نہایت مدلل و جامع کتاب ھے جو ابتک لکھی گئي ھے - کتاب کے تین حصے ھیں - پہلے میں اُن تمام اسباب کو بیان کیا ھے جنکی وجه سے مسلمانوں میں ضعف اجتماعی و تمدنی کی ابتدا ھوئي ' اور پھر اندر تعلیمات اسلامیه کو منطبق کیا ھے - دوسرے حصے میں علوم دینیه کے تنزل و انحطاط اور طریق درس و تعلیم کے نقائص پر بحث کی ھے اور صاف لکھدیا ھے که موجوده طریق تعلیم کی موجودگی میں کسی طرح امید نہیں کی جاسکتی که مسلمانوں کے اندر کوئی صحیح دینی تحریک نشو و نما پاسکے ' کیونکه یه کام صرف علماء کا ھے اور علما اور علماء و مفید تعلیم

نہیں ملتی - پھر تیسرے حصے میں خود تعلیم دیني کا ایک پروگرام پیش کیا ہے جو بہت مفصل ہے ' لیکن زیادہ تر اسمیں انھي کتابوں سے بحث کي ہے جو ترکستان و قزان کے مدارس دینیہ میں پڑھائي جاتي ھیں -

شیخ موصوف نے یہ کتاب قسطنطنیہ میں شیخ الاسلام کے پاس بھیجي ' علماء مصر و شام اور الجزائر و تیونس سے مکاتبات کیے ' شیخ ازہر و جامع زیتونیہ کو توجہ دلائي مگر :

از خویشتن گم ست کرا رھبري کند ؟

انکا مقصد یہ تھا کہ اصلاح کیلیے اول ایک مرکزي تحریک قسطنطنیہ سے شروع ہو' مگر سلطان عبد الحمید کیلیے لفظ "اصلاح" اسقدر خوفناک و مہیب تھا کہ وہ ایک لمحہ کیلیے بھي اسکي سماعت کا متحمل نہیں ھوسکتا تھا - جب اس طرف سے مایوس ھوگئے تو خود عملي کام شروع کیا اور قازان میں ایک دارالعلوم کي بنیاد ڈالي اور اسکے ساتھہ ایک مجلس اصلاح و مراقبت تعلیم دیني بھي قائم کي - مگر افسوس کہ عمر نے زیادہ مہلت نہ دي اور قبل از تکمیل مشروع ' سنہ ۱۳۲۱ میں انتقال کرگئے - رحمۃ اللہ علیہ و شکر اللہ مساعیہ -

(نـــدوۃ العـــلـــما)

سلسلۂ اصلاح و دعوت کي اسي تیسري قسم یعنی اصلاح دیني کا سب سے آخري ' مگر سب سے زیادہ صحیح العمل مشروع ' ندوۃ العلما کي تاسیس اور اسکے مقاصد کا پروگرام تھا ' جو سنہ ۱۳۱۱ ھجري میں ظاھر ھوا ' اور جسکي موت و حیات کا مسئلہ اس وقت ھمارے سامنے ہے -

(البقیۃ تتلي)

اعـــــلان

جلسہ مذاکرہ علمیۂ آرہ

اس سال جناب حافظ مولا بخش صاحب ساکن مظفر پور محلہ بھگوان پور نے جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کو مدعو کیا ہے - چنانچہ حسب استدعا انکے اس سال یہ جلسہ خاص شہر مظفر پور میں (جہاں مدرسہ احمدیہ کي ایک شاخ بھي ہے) تاریخ ۱۸ - ۱۹ - ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴ - ۱۵ - ماہ فروري سنہ ۱۹۱۴ع روز شنبہ و یکشنبہ کو مذاکرہ علمیہ آرہ کا چوبیسواں سالانہ اجلاس منعقد ھوگا - بھرتي تکلیف گوارہ فرماکر دو روز کے لیے مظفر پور میں ضرور تشریف لائیں ' اور شریک جلسہ ھوکر جمعیت علماء اور مدرسہ احمدیہ آرہ کے لائق اور ھونہار طلبہ کي حیرت انگیز تعلیم جسکو وہ سنا کرتے ھیں آنکھوں سے مشاھدہ فرمالیں اور انکي دلپسند تقریروں سے محظوظ ھوں اور اسلامي محبت اور دیني اخوت کا لطف اٹھائیں -

جو صاحب جلسہ میں شرکت کا قصد فرمالیں انکي خدمت میں عرض ہے کہ تاریخ جلسہ سے ایک ھفتہ قبل دفتر مذاکرہ علمیہ آرہ کو اپنے ارادہ کي اطلاع دیں تاکہ طعام و جاے قیام کا انتظام پہلے سے درست رھے ' اور اسطرح کي تکلیف نہ ھو - موسم سرما ہے جاڑے کا کپڑا و بستر اپنے ساتھہ لا لیں -

نـوٹ

جلسہ کے متعلق تمام و کمال مصارف جناب موصوف کي طرف سے ادا کیے جائینگے - ممبران جمعیت کو کسی قسم کی زحمت نہ ھوگي - (نوٹ: جلسہ کے متعلق تمام ... میں جسمیں کي ... کا انتظام ھوگا -)

المــلتمس

ابو یعقوب محمد یوسف خانوی
خانپوري ناظم مدرسہ احمدیہ
و معتمد جمعیت جلسہ
مذاکرہ علمیہ آرہ

بریدِ فرنگ

سنـہ ۱۹۱۵ کي موتمر السـلام

(یعنے صلح کانفرنس)

(از ریویو آف ریویوز - لندن)

سنہ ۱۹۱۵ع کي موتمر السلام (پیس کانفرنس) میں چھوٹي سلطنتوں کي حیثیت ایک خاص اھمیت رکھتي ہے -

ھاں بڑي سلطنتوں کي طرح چھوٹي سلطنتیں بھی رھي کرتي ھیں جنسے کہ انکے مصالح کی طرف سے آتي ہے ' مگر اپنے مصالح کي حفاظت اور انکي نقصان رساني سے اجتناب کے لیے دوسري سلطنتوں کو مستعد کرنے کي کامیاب ترین تدبیر یہ ہے کہ وہ اس مقررہ زمانے میں جسمیں موتمر ھیگ (ھیگ کانفرنس) منعقد ھوگي اب یہ ثابت کردیں کہ ' جس شے کا علم بلند ھونا چاھیے وہ حق ہے نہ کہ طاقت -

ھمیں بوثوق معلوم ھوا ہے کہ چھوٹي سلطنتیں سنہ ۱۹۱۵ع میں موتمر ھیگ کا انعقاد چاھتي ھیں ' کیونکہ انکي مصلحت یہ ہے کہ موانع ایک ایسي شے کو نہ روکیں جسکی ضرورت دول کو پڑتي رھتي ہے ' یعنی دنیا کو یہ بتانا کہ وہ (یعنی دول) ایک ایسي مجموعي طاقت ھیں جسکے عناصر و اجزاء میں باھم ائتلاف و اتحاد ہے -

اسلیے اسے چاھیے کہ اپنے مقررہ اوقات پر اپنے فرائض کو انجام دے ' انھیں کسي ایک ' دو ' تین ' یا اس سے زیادہ سلطنتوں کي وجہ سے نہ چھوڑدے جو لشکر کشي اور کشور کشائي کے عاشق ھیں -

غرض کوئي جماعت جو دنیا میں امن پھیلانے کے لیے ترتیب دیجائے ' اسکا اولین مقصد یہ ھونا چاھیے کہ امن و سلام کي تیسري موتمر منعقد ھو -

اس مقصد کي تکمیل کے لیے اگر کمیٹیاں نہیں بني ھیں تو فوراً بننا چاھئیں - لیکن اس نقطہ پر پہنچکر ھم باصرار کہینگے کہ جو کمیٹي جس قوم کي قائمقام ھو وہ اسکي صحیح قائمقام ھو - مگر بین القومي سیاست میں وزراء خارجیہ کا ایسي احتیاطي کارروائیوں کي طرف میلان جو انکے ساتھہ مخصوص ھوں ' اس راہ میں ضرور حائل ھوگا - کیونکہ خواہ کوئي تجویز یا گفتگو ھو ' اسمیں ان تمام گروھوں کي وکالت ھونی چاھیے جن سے قوم مرکب ہے ' نہ کہ خاص اس گروہ کي جس سے اس و زیر کا تعلق ہے !

مگر انکے نزدیک اس تجویز کے معني اپنے اختصاص و امتیازسے محرومي اور اپنے حقوق پر دست درازي ھونگے - چنانچہ انمیں سے ایک بزرگ نے اس رسالے کے ایکنام نگار سے کہا تھا : " یہ قوم کا کون ذکر کرتا ھے ؟ سیاست کے باب میں قوم کا کیا اعتبار ہے ؟ "

یہ وہ معاملہ ہے جسکو سیاسي حلقوں کي رائے کا ترجمان سمجھنا چاھیے -

اس وقت قوم کو یہ موقعہ حاصل ہے کہ وہ ان ارباب سیاست کو بتادیں کہ سیاست میں قوم بھی قابل ذکر و لحاظ حیثیت

رکھتي هے ' اور آینده اسکي یه حیثیت اس سے بهي زیاده قوي تر هوگي -

اسلیے چاهیے کــه جن ممالـک میں جمهــوري (ڈیمرا کریٹک) اور اشتراکي (سو شیالسٹ) فرقوں کو حکومت میں کوئي مستقل یا غیر مستقل جگه حاصل هے ' وہ اسکے لیے انتهائي کوشش کریں که انکا ایک عضو اپني سلطنت کي مخصوص کمیٹي کا بهي ضرور هي عضو هو اور یه که آئنده خود موتمر هیگ میں بهي اسکو نشست ملے -

انگلستان میں حزب العمال (لیبر پارٹي) جسکے ساتهه عمال کي اور بهت سي انجمنیں هیں ' اتني طاقتور هے که اگر وہ چاهے تو اپنا یه مطالبه (یعني اُنکا بهي ایک عضو کمیٹي اور موتمر هیگ میں هو) حکومت کو نامنظور کــرنے نه دے - حکومت کي مخصوص کمیٹي اور آینده موتمر هیگ میں وکالت کا حق همارے ان ما وراء بحر مستعمرات (نو آبادیــوں) کــو بهي حاصل هے جنکي جنــگ کے وقت فوج اور جهازوں سے مدد پر انــگلستان کو کامل مسرت کے ساتهه اعتماد هے -

لیکن ڈر یه هے که همارے ارباب سیاست کهڑے هو جائینگے اور عمال و نیز مستعمرات کي خود مختار حکومتوں کو اس مخصوص کمیٹي اور ان وکلاء میں شرکت سے محروم کرنیکي هر ممکن تدبیر اختیار کرینگے ' هاں اگر یه خود مختار سلطنتیں اور عمال کي انجمنیں اپني مشهور و معروف صاف گوئي اور مطالبات میں خوش بیاني کے ساتهه اپني وکالت پر اصرار کرینگي تو حکومت کو لامحاله منظور کرنا پڑیــگا -

هم کو امید هے که سر ایڈ ورڈ گرے ان رفعت پسندوں پر غالب آئینگے جنکو اس قسم کي باتیں پسند نهیں آتیں' اور اس طرح عام راے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا فخر حاصل کرینــگے جسکے فیصلوں کو رد کرنا درحقیقت نا ممکن هے - پس اسلیے سنه ١٥ ع میں جو موتمر السلم منعقد هو' اسمیں انگریزي قوم کي حیثیت یادگار هونا چاهیے -

اگر موضوع موتمر سے هٹکر اُسکے فرد عمل کي طرف آنا چاهیں ' اور نیــز یه اندازہ کرنا چاهیں که موتمر کي فرد عمل میں کیا کیا هوسکتا هے ؟ یا غالباً کیا کیا هو گا ؟ تو همیں ایک مرتبه پیچهے لوٹنا پڑیگا اور ان فردهاے عمل کي دفعات کو دیکهنا پڑیگا جن کے مطابق پهلي دونوں موتمروں نے کام کیا هے -

یه فراموش نه هونا چاهیے که پهلي موتمر زار روس کے طلب کرنے پر وجود میں آئي تهي - اس نے یه موتمر صرف اسلیے طلب کي تهي که وہ اسپر غور کرے که آیا دول کي یه برباد کن وخانه برانداز اسلحه بندي کس حد پر روکي جاسکتي هے ؟ موتمــر نے فیصله کیا که تهوڑے دنوں میں اس آرزو کا پورا هونا نا ممکن هے -

جو سلطنتیں اس موتمر میں شریک تهیں' اُنهیں اپنے اندر جس کام کي قدرت و استطاعت نظر آئي' وہ امن پسندي کي نیت اور ایسے مقصد کا اظهار تها ' جسکي کمــان تقوی اور ایمان بالله کے هاتهه میں هو - چنانچه اس اولین موتمر نے بالا تفاق یه پاس کردیا :

" اس موتمر کي خواهش تمامتر اُن مصارف جنگ کے محدود کرنے کي طرف متوجه هے ' جو اس دنیا کي پشت پر ایک بار گراں هوگئے هیں ' اور یه که یه تحدید و تعین صرف نوع انساني کي مادي اور اخلاقي فائدے کے لیے هے "

اسکے بعد دوسري موتمر منعقد هوئي - اس نے اس قرار داد کے مضمون میں کسیقدر توسیع کي اور اسمیں ایک ایسي بات شامل کرلي جو دعوت امن کے بالکل بر عکس هے - چنانچه اس نے یه طے کیا :

" هیگ کي یه دوسري موتمر اس قرار داد یعني تحدید مصارف جنگ کي تائید کرتي هے جو اولین موتمر منعقدہ سنه ۱۸۹۹ ع نے طے کي تهي ' اور چونکه اس سال سے تقریباً تمام سلطنتوں کے مصارف جنگ بهت بڑهگئے هیں ' اسلیے یه موتمر اپني اس شدید خواهش کا اعــلان کرتي هے کــه تمام سلطنتیں اس مسئلــه پر نهایت سنجیدگي اور اهتمام کے ساتهه دوبارہ غور کریں - "

یه وہ قرار داد هے جو دوسري موتمر نے مصارف جنگ کے باب میں طے کي تهي -

لیکن یه کوئي ایسا اعجوبه امر نهیں جسکا مضحکه اڑایا جائے -

عالم انساني کي سلطنتوں کا اعتراف جرم اپني لغویت وبیکاري میں کلیسا کے ان نمازیوں کے اقرار گناہ سے کم نهیں هے جو کها کرتے هیں که " اے خداوند ! هم نے غلطي کی اور بهٹکي هوئي بکریوں کی طرح تیري راہ سے هٹگئے " ! !

عقل ونقل اور شئون وحالات سے یهي معلوم هوتا هے که یه تیسري موتمر بهي اپني کار روائي کا آغاز اسي اعتراف اور خواهش اصلاح سے کریگي - ماضي پر تحسرو پیشماني کا وقت ابهي تک نهیں گیا هے - تمام سلطنتوں میں مصارف جنگ هولناک حد تک بڑهگئے هیں - انگریزي پارلیمنٹ کي ایک آخري اشاعت میں بیان کیا گیا هے کــه دوسري موتمــر کے وقت سے اسوقت تک تمام دول کے بحري مصارف میں خوفناک اضافه هوگیا هے - روس نے اپنے بحري مصارف ساڑهے پندرہ ملین پونڈ کردیے ' جسکے معني یه هیں که چهه سال قبل اسکے بحري مصارف جتنے تهے' اس سے چهه گونه زیادہ کردیے گئے - اسکے بعد انگلستــان کا نمبر هے - انگلستان کے بهي پندرہ ملین پونڈ هوگئے' یعني اس نے بهي مصارف میں ۴۸ في صدي کا اضافه کردیا - انگلستان کے بعد جرمني کا نمبر هے اس نے اپنے مصارف میں ٦١ فیصدي کا اضافه کیا هے -

سنه ۱۹۰۷ع میں فرانس کے جسقدر بحري مصارف رهے ' اس نے ان سب سے پنج گونه زیادہ کام کیا - اطالیا اور آسٹریا و هنگري نے بهي اپنے اپنے بحري مصارف دو چند کردیے - خلاصه یه که آٹهوں بحري سلطنتوں نے اپنے اپنے مصارف بڑها دیے جنکا سالانه اوسط گیارہ ملین پونڈ پڑتا هے ! !

بحري مصارف کي طرح بري مصارف کے متعلق اسوقت همارے پاس شمار و اعداد نهیں هیں ' لیکن یــه امر یقیني هے که فرانس ' جرمني' روس ' اور انکے علاوہ چهوٹي چهوٹي سلطنتوں نے اپنے اپنے بري مصارف میں بهي بهت اضافه کیا هے ' اور اسلیے هم غلطي نه کرینگے اگر یه کهیں که گذشته چهه سال کے اندر آٹهوں بڑي سلطنتوں کے مصارف کي میزان قریباً چالیس ملین پونڈ هوگي - اور اگر هم محافظین (کنسرویٹو) کي زبان میں کهیں تو یه زیادتي سو ملین سے بهي زیادہ هوگي ! !

ایک دفعه نیک نام مسٹر اسٹیڈ نے سنه ۱۸۹۹ ع سے لیکے سنه ۱۹۰۷ تــک کے اضافه هاے جنگي کا شمار کیا تها - یه اضافه ۱۲۰ ملین هوتا تها - پس اس بنا پر تمام سلطنتوں نے اولین موتمر سے لیکے اُسوقت تــک دو سو پونڈ اس رقم سے زیادہ صرف کیے جو زار روس کے اس اعلان سے پہلے (که مصارف جنــگ هولناک حد تــک بڑهگئے هیں) وہ صرف کیا کرتي تهیں ! !

شاید کوئي یه کهے که تیسري موتمر کے انعقــاد سے کیا فائدہ جبکه دو کے انعقاد اور تیسري کي تیاري کے باوجود چودہ سال کے اندر مصارف جنگ اس قدر هولناک هوگئے هیں ؟

هم ان جناب ناصح کو یه جواب دینگے که وہ شاید یه بهول گئے که صبح سے پہلے شب کي تاریکي همیشه نهایت شدید هوتي هے -

۱۵۱

اور یه که آگسٹس کے عہد سے پہلے روما میں جسقدر بتخانے تھے ' اس سے زیادہ خود آگسٹس کے عہد میں بنائے گئے تھے جبکہ مسیحیت کا باني و موسس اس عالم میں آیا تھا !

هم اسوقت اپنے قارئین کے سامنے وہ تفصیلي اور دقیق اعداد و شمار نہیں پیش کرسکتے جن سے یه معلوم هوسکے که اس خوف و هیجان کي وجه سے مصارف جنگ میں کتنا اضافه هوا ' جنهیں اسلحه کي کمپنئ والے اپنے حصوں کي مصلحت سے پیدا کیا کرتے هیں ؟ مگر تاهم هم نے جو اعداد و شمار ابھي پیش کیے هیں ان سے بہت سے ارباب سیاست اور اپنے هاتھوں میں عام حالات کي عنان رکھنے والے یہاں تک متاثر هوے هیں که انهوں نے اس اضافه پر کمال اظہار افسوس و نا امیدي کا کیا ھے - اگر یه اعداد و شمار صحیح هیں اور اگر یه زیادتي ثابت هوگئي تو انهیں نہایت حزن و ملال کے ساتھه اسوقت کا انتظار کرنا چاهیے جبکه ان طبقوں کے جذ بات کا کوہ آتش فشاں پھٹیگا جنکي هڈیوں کو فاقے کے کیڑوں نے کھوکھلا کردیا ھے ' اور اب وہ جنون کي حد تک پہنچگئے هیں !

مؤتمر هیگ کا یه کام ھے که وہ اپنے پیهم جلسوں میں ان ارباب سیاست کے لیے ایسے وقائع مہیا کردے ' جنمیں وہ غم و تحسر کے ان شعلوں کو جو انکي پسلیوں میں بھڑکرھے هیں' اور یاس و نا امیدي کے اسباب کي کشاکش کو جو انکے سینوں کے اندر بپا ھے' ظاهر کرسکیں - اور نیز ایسي فرصتیں بھي پیدا کردے ' جنمیں کرپ کے کارخانے کے شرمناک واقعات ' وہ خطرات جنکو ان شرمناک واقعات کے افشا نے بے نقاب کیا ' اور جنکے ذریعه جنگي مصارف کي وہ زیادتي نیز تخریب و بربادي کے آلات بنانے والي کمپنیوں کے مبلغ عمل کا اعلان کرسکیں -

اگر ان انگریزي وکلا میں حزب العمال کا بھي کوئي عضو هو جو اس مؤتمر هیگ میں شرکت کے لیے جائینگے ' تو عمال کي انجمنوں کیلیے حالت کي خطرناکي و نحوست کے اعلان کا ایک اچھا موقع ھے - همیں قوي امید ھے که حزب العمال کے بعض سرگروہ وکلاء انگلستان میں هونگے' اور انکو یه موقع دیا جائیگا -

---

فالۂ شبلي

عالي جناب شمس العلماء علامۂ شبلي نعماني مد ظله العالي کي اُن (۱۵) نظموں کا مجموعه جن میں حضرۃ علامۂ ممدوح نے بزرگان سلف کے سبق آموز حالات ' تاریخي واقعات اور زمانۂ حال کي اندوهناک مصائب و آلام اسلامي کو اپني مشہور جادو بیاني کے ساتھه بغایت مؤثر پیرایه میں نظم فرمایا ھے اور جو حقیقتاً اس قابل ھے که اسلامي اخلاق ' اخوۃ ' مساواۃ ' اور حریۃ جیسي صفات عالیه کے اعلی معیار اور مکمل نمونوں اور مثالوں کو پیش نظر رکھه کے هر فرد ملت اسکو خریدے - اور ان پاک جذبات کے پیدا کرنے کے لیے اپنے بچوں اور بچیوں کو بطور گیتوں کے یاد کرائے -

سفید چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط طبع هوا ھے - اور علاوہ علامۂ موصوف کے شبیه مبارک کے ڈاکٹر انصاري' ڈائرکٹر اسلامي میڈیکل مشن ' مسٹر محمد علي ' ایڈیٹر کامریڈ و همدرد ' مسٹر ظفر علي خان ' ایڈیٹر زمیندار کے فوٹو بھي نہایت عمدہ آرٹ پیپر پر دیے گئے هیں ' قیمت علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۸ - آنه

انوار احمد - کانفرنس آفس، محمڈن کالج علیگڈہ

شئون عثمانیه

اخبار و حوادث

از مراسله نگار المؤید

تازہ واقعات - عثماني فوج - عثماني بیڑا

(عثماني طلبا کا جلوس)

اسوقت میں آپکو یه خط لکھه رها هوں اور اس سے پہلے یه منظر دیکھه چکا هوں که ایک خیال جو اس سال اولین مرتبۂ عمل میں ھے ' بیزنطیني قیصروں کے اس دار السلطنت میں عثماني نوجوانوں کو ایا صوفیا ' میدان سلطان احمد ' دیوان یولي ' نور عثمانیه ' باب عالي ' اور ان تمام راستوں سے جوق در جوق کھینچے لا رها ھے جو مدرسۂ دار الفنون کو جاتے هیں -

خیال یه ھے که عثمانیوں کے استقلال و دستور کي یادگار قائم کیجائے !

آج جتنے پرچے نکلے هیں سب سلطان عثمان باني دولت عثمانیه اور انکے مدفن کي تصویروں سے آراسته اور تاسیس دولت عثمانیه کے متعلق طول طویل تاریخي مضامین سے لبریز هیں - ترکوں کي سلطنت کا آغاز سلجوقي ترکوں کے انجام سے هوا ' جب که علاء الدین ثاني کي وفات سے آل سلجوق کا خاتمه هوگیا تھا -

آج صبح جب گھڑي نے ۹ بجاے تو مدرسۂ دار الفنون کي شاخہاے ادبیات ' دینیات ' ریاضیات ' مدرسۂ حقوق (لا کالج) مدرسه طب ' مدرسه زراعه ' مدرسه تجارت ' مدرسه هندسه (انجینیرنگ) اور انکے علاوہ دوسرے مدارس عالیه (کالجوں) کے طلبه دار الفنون کے لکچر هال میں جمع هوے ' اور ایک طالب علم نے استقلال عثماني پر تقریر کي -

جب تقریر ختم هوچکي تو یه مجمع دیوان یولي سے میدان بایزید اور وهاں سے دفتر جنگ آیا - دفتر جنگ نے عثماني استقلال و دستور کا علم بلند کیا - ایک طالب علم نے بڑھکے تمام مجمع کي طرف سے عثماني فوج کے لیے "زندہ باد" کے نعرے لگائے - یہاں سے یه مجمع "امانت مدنیت آستانه" آیا ' یہاں بھي ایک طالب علم نے اس عید کے آنے پر اهالي آستانه کي طرف سے مبارکباد دي -

پھر یه مجمع امانت مدنیت آستانه سے باب عالي چلا اور یہاں بھي اس موضوع پر تقریریں هوئیں - پھر مجمع پل کي طرف روانه هوا اور وهاں سے هوتا هوا بک اوغلی ' تبه باشي ' تقسیم ' اور تقسیم سے قصر سلطاني کے سامنے آیا اور سلطان المعظم کے حضور میں واجبات تہنیت و تبریک بجا لایا -

قصر سلطاني سے واپسي میں ٹرام کے راستے سے هوتے هوے مجلس المبعوثان (عثماني پارلیمنٹ) کے ایوان تک آئے ' اور قوم کو اس عید دستور و استقلال پر مبارکباد دیکر پھر مدرسه دار الفنون کو واپس گئے -

(سلطان المعظم کي صحت)

گذشته جمعه کو صیغۂ تحریر نے اطلاع دي تھي که نصیب اعدا سلطان المعظم کا مزاج ناساز ھے - سردي لگ گئي ھے اسلیے آپ نماز

جمعة کے لیے تشریف نہیں لائینگے - گمان یہ تھا کہ اس اعلان کے دوسرے یا تیسرے دن تک جلالتماب کا مزاج درست هو جالیگا مگر واقعہ اسکے برعکس هوا اور اس خط کے لکھنے تک جلالتماب بدستور صاحب فراش هیں - شہر کے عماید و اعیان اور سفراء اپنے بڑے عہدہ داروں کو روزانہ مزاج پرسي کے لیے مابین بھیجتے رهتے هیں -

(مسئلۂ جزائر)

جزائر ایجیین کا مسئلہ منجملہ ان مسائل کے ہے جس نے دول کے دو مجموعوں یعني اتحاد ثلاثي اور مفاهمت ثلاثي کو مشغول کر رکھا ہے -

قارئین کرام کو انگلستان کي راے تو معلوم هوچکي هوگي جو اس نے دول کے پاس بھیجي هے' اور جس کے متعلق اسکا خیال هے کہ اس گرہ کے سلجھانے کیلیے کافي هے - لیکن انگلستان کي اس تجویز نے اطالي اور یوناني مصالح میں بحري توازن کا سوال پیدا کردیا - اسلیے اتحاد ثلاثي کے جواب میں تاخیر هولي -

بظاهر یہ معلوم هوتا هے کہ اتحاد ثلاثي نے طے کرلیا هے کہ انگلستان کي تجویز کے اس حصہ کے بارے میں خاموش رهے جسکا تعلق جزائر کے مستقبل سے هے - اسکا نتیجہ هے کہ دول کي دو جماعتیں هوگئي هیں - ایک جماعت میں مفاهمت ثلاثي اور اسکے ساتھہ یونان هے - یہ جماعت چاهتي هے کہ جزائر اور حدود البانیہ' دونوں مسئلے باهم وابستہ و متحد هوں -

دوسري جماعت میں اتحاد ثلاثي هے جسکا ایک عضو اطالیا هے - یہ جماعت چاهتي هے کہ یہ دونوں مسئلے علحدہ رکھے جالیں -

بظاهر یہ معلوم هوتا هے کہ یونان چاهتا هے کہ مسئلہ البانیہ ایک مسئلہ عنصریہ کي شکل اختیار کرلے' اور جزائر میں سے جو کچھہ اس کے هاتھہ سے جاے' وہ اسکا فدیہ هو جو اسے البانیا میں ملے - یونان اس شش و پنج میں پڑا هے کہ صرف مفاهمت ثلاثي کے ساتھہ رهے تاکہ اسے اپنے مقاصد کے حصول میں مدد ملے' یا انکے ساتھہ تو محض دوستي قائم رکھے اور اطالیا کے یہاں تقرب حاصل کرکے بہت زیادہ فائدہ اٹھالے ؟

گمان غالب یہ هے کہ یونان کولي ایسي تدبیر اختیار کریگا جس سے وہ اپنے قدیمي مرکز نظر یعني اتحاد یوناني کي توسیع سے قریب تر هوسکے -

(عثماني بیڑا)

اعلان دستور کے وقت سے عثماني قوم نے اپنے بیڑے کي تقویت کي ضرورت کو محسوس کیا - چنانچہ اسکے لیے مختلف اطراف ملک میں کمیٹیاں قائم کیں کہ وہ چندہ جمع کریں اور هر شخص کو چندہ کي ترغیب دیں - اسطرح سے جو رقم عثماني بجت میں بیڑے کے لیے مخصوص تھي اور جو رقم یورپ سے بیڑے کي تقویت کے نام سے قرض لي گئي تھي' ان دونوں کے علاوہ ایک اور کثیر رقم بھي فراهم هوگئي تھي -

اس سے پانچ بارکش اور دو آهن پوش جہاز خریدے گئے جن سے جرمني کا بیڑا بے نیاز هوگیا تھا - انھي دونوں کا نام " طورغود رئیس " اور " بار بروس خیر الدین " رکھا گیا -

جس دولي حالت میں همارے ساحل اور شہر داخل هوگئے هیں' اسکے علي الرغم جنگ بلقان اور اس سے پہلے جنگ طرابلس نے عثماني بیڑے کي تقویت کي ضرورت پر ذهنوں کو متنبہ کیا هے -

اسي بیداري کا نتیجہ هے کہ پہلے رشادیہ کي خریداري کي گئي' اور پھر اسکے بعد آهن پوش برازیل کي خریداري سے اسکي تقویت و تائید هولي' اسکے متعلق طلعت بے نے والیوں کے نام جو تار بھیجا هے اسکا ترجمہ یہ هے :

" حکومت سنیہ ایک ڈریڈ ناٹ قسم کے آهن پوش جہاز کي خریداري کي فکر میں تھي' کیونکہ ملک کي حفاظت کے لیے اسکي سخت ضرورت تھي - هم آپکو مژدہ سناتے هیں کہ بالاخر حکومت کو ایک ڈریڈ ناٹ کي خریداري کا موقع ملگیا جو ایک انگریزي کارخانے میں حکومت برازیل کے نام سے بنا هے - اسکا وزن ۲۸ هزار ٹن هے - اسکا نام سلطان عثمان اول رکھا هے - اور نام کا مسئلہ سلطان المعظم کیخدمت میں عرض کردیا هے - بیشک یہ مژدہ تمام اطراف و حصص ملک میں مسرت و ابتہاج کے ساتھہ سنا جالیگا - چونکہ اسکي قیمت میں ابھي نصف ملین پونڈ باقي هے' اسلیے هم چاهتے هیں کہ آپ چندے کي فراهمي میں همت و سعي صرف کریں' اور جو کچھہ جمع هو اسکو فوراً آستانہ بھیجدیں "

(طلعت)

مجھے معلوم هوا هے کہ بیعنامہ پر ۲۷ دسمبر کو دستخط هوگئے لوگ کہتے هیں کہ رؤف بک اسي لیے لندن گئے تھے تاکہ ارمسٹرونگ کے کارخانہ سے ملکر اس بارے میں گفتگو کریں -

اس آهن پوش کے اسلحہ یہ هیں: ۱۴ توپیں هیں جنکے گولے ساڑھے اکتیس سنٹي میٹر کے هونگے - ۲۰ توپیں وہ هیں جنکے گولے ۱۵ سنٹي میٹر هونگے اور انکي رفتار ۲۳ عقدہ في گھنٹہ هوگي - اسکي قیمت میں سے حکومت برازیل کو ۲ لاکھہ پونڈ دیے گئے هیں - یہ رقم حکومت نے بنک بیریہ اینڈ کو سے لي هے - حکومت نے اس آهن پوش کے لیے بیس هزار کا سامان جنگ بھي خریدا هے -

اس آهن پوش کي خریداري کے اثر کے متعلق جو کچھہ معلوم هوا هے وہ یہ هے کہ یونان سمجھا هے کہ اس خریداري سے مقصود اصلي میں هي هوں؛ یونان کي خواهش هے کہ اسکي اور عثماني بیڑے کي نسبت رهي رهے جو پہلے تھي -

مگر جو لوگ یہ جانتے هیں کہ اس آهن پوش برازیل کي خریداري کے لیے کوشش کي ابتداء یونان هي نے کي تھي مگر روپیہ نہ هونے کي وجہ سے نہ لے سکا' انکو معلوم هے کہ یونان جب تک جدید قرض سے' مدد نہ لیگا' اسوقت تک اپنے بیڑے کي تقویت کے ارادے میں کامیاب نہیں هوسکتا -

ضعف قوت کے لیے اکسیر اعظم

کارخانۂ حبوب کایا پلٹ کي گولیاں زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي هیں -

کیساهي ضعف شدید هو' همارا دعوی هے کہ چالیس روز میں اگر طاقت نہ آجاے تو گولي واپس' قیمت بھي واپس آپ کو اشتہا نہ هو اس گولي کو کھائیے - خون میں فساد هو انجکشن سے بڑھکر فائدہ پہونچاے - اس گولي کے عجیب عجیب اوصاف هیں جو خط و کتابت پر پوشیدہ عرض کیا جالیگا - الهلال کے پڑھنے والونکے لیے خاص رعایت -

قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول ذمہ خریدار - چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ - آنہ -

آپ سے استدعا هے کہ ایک مرتبہ آزمایش کرلیں اور میں آپکو یقین دلاتا هوں کہ آپ همارے احسانمند هونگے -

المشتہر

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس
نمبر ۱۷۰ - کلکتہ

Manager, Huboob Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170
Calcutta

مذاکرۂ علمیّہ

آثار عرب

(۲)

میں تو اصل موضوع بیان کرنے لگا، حالانکہ مجھے پہلے یہ بتانا چاهیے که هم مسلمان یورپ پہنچے کیسے ؟

حضرات ! اس دریا کو عبور کرکے جو هم میں اور یورپ میں حد فاصل هے -

اس دریا کو اب هم بحر ابیض کہتے هیں - ترکوں کے یہاں یه بحر سفید کے نام سے مشہور هے جو ایک فارسي لفظ سفید سے مرکب هے جسکے معنے ابیض کے هیں - اسکو پہلے بحر متوسط کہتے تھے - کیونکه یه افریقه، ایشیاء، اور یورپ کے درمیان واقع هے - همارے اسلاف کے یہاں اسکا نام بحر روم و بحر شام تها - میرے نزدیک اگر وہ اسکو بحریه اسلامیه کہتے تو بالکل سچ کہتے اور ایک حقیقي صداقت کو ظاهر کرتے - کیونکه مسلمان اس دریا اور اسکے جزائر جیسے میورقه اور منورقه کے (جو اب جزائر بالیار کہلاتے هیں) پورے مالک تھے -

اهل اندلس ان جزیروں کو انهي دونوں ناموں سے یاد کرتے تھے اور جزائر شرقیه بهي کہتے تھے - کبهي خالي الجزائر بهي کهدیتے - مگر یاد رکهنا چاهیے که الجزائر جو الجیریا کے نام سے مشہور هے، اسکا نام اسکے دارالسلطنت الجیریے ماخوذ هے جسمیں جزائر بني مزغنه یامزغونه، صقلیه، قورسقه، اور اقریطش (جواب کریٹ کے نام سے مشہور هے) شامل تھے - ان جزائر میں اسلامي تمدن پورے عروج کے عالم میں رهچکا هے - یه تو بڑے جزیرے تھے، رهے چهوٹے چهوٹے جزیرے جیسے قبرس، مالطه، رودس، تو انمیں بهي تمدن اسلام کي یهي حالت تهي - ان مقامات میں اب بهي اسلام کے آثار باقي هیں -

غالباً آپ یه سنکے خوش هونگے که مالطه میں عربي علم ادب کا بازار گرم تها - والي مالطه جسکا نام قائد بهي تها، اسکے لیے ایک مهندس (انجینیر) نے ایک ایسا بت بنایا تها جس سے مجیروں کي مدد سے دن کو وقت معلوم هوجاتا تها - ابو القاسم بن رمضان مالطي نے عبد الله بن سمط مالطي سے کہا که اس پر کچهه کہو، چنانچه اس نے بر جسته کہا :

جاریه ترمي الصنج	ایک لڑکي هے جو مجیرے بجا رهي هے
بها النفوس تبتهج	جسکي آواز سے دل خوش هوتے هیں
کان من احکمها	گو یا که اسکے حکم سے
الی السماء قد عرج	آسمان کي طرف چڑهگئے
مطالع الافلاک عن	اور اس نے افلاک کے بر جوں اور
سر البروج و الدرج	درجوں کے اسرار نک کا مطالعه کرلیا !

خیر یه تو ایک لطیفۂ ادبي تها - اب میں پهر اصل مبحث کي طرف لوٹتا هوں - بحر ارخبیل (ایجین) اور اسکے جزائر درحقیقت مسلمانوں کے زیر نگیں کبهي بهي نہیں هوے - البته ان پر مسلمانوں کي یورشیں هوتي رهتي تهیں جو رومیوں اور مسلمانوں کے تعلقات کي یعني جنگ و صلح هنگامي کے تابع هوتي تهیں جیسے تعلقات هوتے، ویسي هي ان حملوں کي رفتار بهي هوتي تهي -

مسلمانوں نے اس دریا کو عبور کرکے ان جزائر پر قبضه کیا اور انکو اپني آینده فتوحات کا مرکز قرار دیا جسطرح که تمام دول عظمی آجکل کیا کرتي هیں -

انهي جزائر کي راه سے مسلمان یورپ پہنچے - جس شہر کو لیسکے لیا، جن میں فوجیں اتار سکے اتاریں، اور جن کو تاراج کرنا چاها تاراج کیا -

---

مسلمان بیڑے لیکے گئے جو الجواري المنشا في البحر کا لاعلام سے مرکب تھے - یهي وہ بیڑے هیں جنکي تعریف میں شعراء اندلس نغمه سرا هوے هیں، مگر یہاں ان نغموں کے ذکر کرنے کي ضرورت نہیں که مبادا بات دوسري طرف نکلجائے اور مقتضاے مقام سے خارج هوجائے -

میں صرف اس امر کي طرف متوجه کرنا چاهتا هوں که جو سلطنت اپني حفاظت اور سر بلندي چاهتي هے اسکے لیے بحري اقتدار ناگزیر هے، کیونکه قوموں کی شان و شوکت اور ایک کي دوسرے پر بجا یا بیجا حکومت میں دریا کو بہت بڑا دخل هے - اسکے لیے کسي مزید دلیل کي ضرورت نہیں بلکه بحر ابیض متوسط، بحر ارخبیل، بحر احمر (جو عربي جغرافیه کي کتابوں میں بحر قلزم کے نام سے مشہور هے اور یه نام شہر قلزم کی مناسبت سے هے جس کي اصلي جگهه اور اسکے پاس کي زمین پر شهر سویس آباد هوا) کے متعلق جو کچهه آپ سنتے اور دیکهتے هیں وہ کافي هے -

عربوں نے کشتیوں یا جهازوں کے ایسے مجموعه کے لیے جو جنگ میں کام آتا هو، یونانیوں سے لفظ "اسطول" لیا - اسیطرح جسطرح که هم آج اهل یورپ سے انکي صدها بحري اصطلاحات لے رهے هیں - آپ لوگوں میں سے کون ایسا شخص هے جس نے دریا کا سفر کیا هو اور دخاني جهاز کے " قمره " میں لوگوں کے ساتهه نه بیٹها هو ؟

یه قمره اطالي نژاد لفظ (Camera) هے جسکے معني غرفه یا حجره کے هیں - یه صرف معارضه اور مکافات هے - جسطرح که دریا جب ایک طرف کم هو جاتا هے تو سامنے کے ساحل پر بڑهجاتا هے - یا ایک عام قانون هے، جسکے مظاهر انسان کے تمام افعال اور تمدن کے تمام حالات میں جلوہ گر هوتے هیں - (اردو میں بهي لفظ " کمره " حجرے کے معني میں اسي اطالي لفظ سے آیا هے - الهلال)

صدیوں سے خود اهل یورپ کي یهي حالت تهي - انکي زبانوں میں بہت سے عربي نام باقي رهگئے - اب ان ناموں کے بدلنے کي انکے پاس کوئي تدبیر نہیں - مثلاً ایک نام کا ذکر کرتا هوں که وہ بنیاد اور بمنزله سر کے هے -

لفظ "امیرال" عربي الاصل هے - همارے یہاں یه "امیر الماء" هے جیسا که آپ نے موسوعات نویري میں دیکها هوگا - تخفیف کے لیے ان لوگوں نے ایک حصه حذف کر دیا جیسا که هم بهي عجمي الفاظ کي تعریب میں کیا کرتے هیں - اب جو هم آئے: تو هم بهي اس تعبیر کو اسي ترتیب اور انهي حروف کے ساتهه استعمال کرنے لگے جسطرح که وہ کرتے هیں، اور کہنے لگے امیرال کنتر، امیرال دیس، امیرال فلاں -

(اولین مسلم امیرال کون ہے ؟)

صحابي جلیل القدر علاء بن حضری رحمة الله علیه ! آپ اولین مسلمان هیں جو بحري غزوے کے لیے نکلے - یه غزوہ مشرق کي طرف سے خلیج فارس میں براہ عمان و بحرین هوا تها

اور اولین مسلم امیرال جس نے جنگ کے لیے بحر روم کا سفر کیا ' معاویه بن سفیان هیں - یه غزوہ انهوں نے اسوقت کیا تها جبکه حضرت عثمان بن عفان (رض) کے عهد میں شام کے عامل تهے -

پهر تو مسلمانوں کو بحري جهاد سے ایک شغف هوگیا اور اس سلسلے میں بعض جزائر کے بهي وہ مالک هوگئے -

بحیثیت مصري هونے کے همیں یه جاننا چاهیے که بحري دارالصناعه سب سے پہلے سنه ۱۵۴ هجري میں جزیرہ مصر یعنے فسطاط هي میں قائم هوا ' نیز یه که اسطول (بیڑا) اپنے حقیقي معني میں سب سے پہلے مصرهي میں بزمانۂ عسنه بن اسحاق بنا یا گیا جو متؤکل بالله عباسي (جسکا ذکر عنقریب منجنیق کي تقریب سے آئیگا) کے طرف سے مصر کا والي تها - یه سنه ۲۲۸ ع کا واقعه ہے -

مصر اپنے بیڑوں سے رومیوں اور انکے علاوہ یورپ کي اور قوموں کے حملے روکا کرتا تها ' اور بعض ان خاص صورتوں کے جبکه اس پر تعدي اور دست درازي کیجاے ' اسکا کام یه نه تها که وہ خود بهي حمله کرے - یه اسلیے که وسعت مملکت اور استعمار کے لحاظ سے اسکا مطمح نظر رودس اور قبرص کے علاوہ اور کوئي جزیرہ نه تها - کیونکه اس نے باقي جزیروں کو ان اسلامي ممالک کے لیے چهوڑ دیا تها جو ان جزائر سے قریب تر تهے -

چنانچه تونس کي بحري همت همیشه صقلیه اور سردانیه کي طرف متوجه رهتي تهي ' اور مغرب اقصی جزائر میورقه ' منورقه یا (Ibiga) یا (Iviga) یا (Ivica) اور سواحل اندلس و فرانس کا کفیل تها -

لیکن تونس مصر سے گوے سبقت لیگیا ' چنانچه سنه ٦٩ ھ میں ایک اموي تاجدار عبد الملک بن مروان کے حکم سے تونس کے عامل (گورنر) حسان بن نعمان نے بیڑے بنواے -

اسلامي بیڑوں کي عظمت اسدرجه تک پهنچگئي تهي که بقول امام مقریزي " اسمیں کوئي بے پروا یا امور جنگ سے ناواقف داخل نهیں کیاجاتا تها " انکے ملازموں کي خاص وقعت و عزت تهي - هر شخص کي یه کوشش هوتي که اسکا شمار بیڑے کے ملازموں میں هو اور اسکے لیے برابر کوشش کرتا رهتا تها ' یہاں تک که وہ کامیاب هو جائے - امام موصوف هم کو یه بهي بتاتے هیں که مصر میں بیڑوں کیلیے سعي و توجه المعز لدین الله کے آنے سے قوي تر هوگئي - امراء و اعیان سلطنت میں سے جو شخص سب سے بڑا اور سب سے زیادہ قوي النفس هوتا تها وهي بیڑے کا سردار (امیرال) هوتا تها - المعز کے زمانے میں بیڑوں کي تعداد آٹهه سو سے زیادہ تهي مگر پهر گهٹنا شروع هوگئي ' تاهم سو سے کبهي بهي کم نه هوئي - بیڑے کي تیاري اور تنخواهوں کي تقسیم کے وقت خلیفه خود موجود رهتا تها - بیڑا جب بر سر روانگي هوتا تو خلیفۂ وقت اسکے رخصت کرنے کیلیے منظرہ القدس میں (جہاں اب جامع اولاد عنان ہے) ایک شاندار جلوس کے ساتهه چلتا تها - وہ ایک جشن کا دن هوتا جسکي رونق و خوبي کو بیڑے کي وہ نقل و حرکت ' جسکو اب بحري نمایش (Navil Manoer) کہتے هیں ' اور بهي دو بالا کردیتي تهي - اسطرف اسدرجه توجه تهي که دار الصناعه میں خلیفه کے علاوہ کوئي شخص سوار نهیں جاسکتا تها ' اور وہ بهي صرف افتتاح نیل کے جلسه کے دن - یعني اس خلیج کے بند کرنے کے لیے جو اب پٹگئي ہے اور اس پر سے ٹریموے نکلتي ہے !

صلاح الدین کے زمانے میں بیڑے کیلیے ایک خاص صیغه تها جسکو دیوان الاسطول کہتے تهے - یه صیغه اس نے اپنے بهائي شاہ عادل کے متعلق کردیا تها - یه صیغه اس صیغه سے ملتا هوا تها جو محمد علی کے زمانے میں دیوان البحر کہلاتا تها اور آج یورپ میں وزارت بحریه کے نام سے موسوم ہے - مگر آہ ' اب تو وہ مصر میں صفر ہے - لا عین و لا اثر (نه اصل هي باقي ہے اور نه اسکے نشان !)

مصر میں دمیاط اور اسکندریه جنگي بندرگاہ تهے ' اور بعد کو انکے ساتهه تیس بهي ملحق کردیا گیا تها جو اب ویران پڑا ہے - فسطاط (قدیم مصر) اور قوص (جو صعید کا ایک قصبه ہے) یه دونوں نیل کے بڑے بندرگاهوں میں سے تهے - یہاں بهي جهاز بنتے تهے جو انهي سرحدوں میں رهتے تهے اور بحري جنگوں پر اسلیے جاتے تهے تاکه مصر کا بول بالا هو اور اسکا پرچم هر طرف لہرائے -

اسلامي سلطنتوں میں بیڑا کتنے قطعوں سے مرکب هوتا تها ؟

اعوادیات ' اغربه ' برکوشات ' حراریق یا حراقات ' ثلندیات ' اور مسطحات سے (یه سب کشتیوں کے نام هیں - دیکهو مضمون اسلامي بحریات مندرجۂ الهلال) انکے بعد اور کشتیاں هیں جو اهمیت میں دوسرے درجه پر هیں گو انکي بهي سخت ضرورت پڑتي ہے - ان پر هم عنقریب بحث کرینگے -

" بإسم الله مجراها و مرسٰها " پڑهتے هوے اسلامي بیڑے روانه هوئے ' اور جزائر و سواحل یورپ پر جاکر ٹهہرے - انهوں نے اپنے مراسي (جمع مرسي یعني لنگر) ڈالے جسے انجر بهي کہتے هیں - انجر ایک یوناني لفظ ہے ' جسکو عربوں نے معرب انجر کیا اور ان سے فرانسیسوں نے لیا تو (Ancre) کردیا اور پهر اس سے (Ancrer) مصدر بنا لیا -

جب یہاں عرب پهنچے تو انهوں نے اپنے جهازوں کو موٹے موٹے رسوں سے باندها ' جنکو وہ امراس (جمع مرس) اور امرار (جمع مر) کہتے تهے - اطالیوں نے ان رسوں کا نام (Amarra) رکها - فرانسیسوں نے اسمیں کسیقدر اور وسعت پیدا کي اور (Amarrer) یا (Amarrage) دو لفظ مشتق کیے جنکے معنے " ان رسوں سے کشتیوں کو باندها " هیں ' بالکل اسیطرح جیسے که عرب کہتے تهے : الفن الشي یعني کشتي یا کسی شے کو اس موٹے اور مضبوط رسے سے باندها -

حبل (رسي) کے ذکر پر میں یه بهي بیان کیے دیتا هوں که وہ عربي میں اور (Cabbe) فرانسیسي میں ' دونوں ایک هي معنے کے لیے هیں ' اور دوسرا لفظ اسي پہلے عربي لفظ سے ماخوذ ہے -

نوٹس متعلق اولڈ بوائز ڈنر

امسال حسب معمول تعطیلات ایسٹر میں بتاریخ ۱۰ - لغایة ۱۲ - اپریل سنه ۱۹۱۴ - از جمعه تا اتوار جلسه سالانه اولڈ بوائز ایسوسي ایشن کے اجلاس بمقام علي گڈہ کالج منعقد هونگے -

جمله اولڈ بوائز کي خدمت میں درخواست ہے که حتی المقدور اجلاس هاے مذکور میں آکر ضرور شریک هوں ' اور اپنے پیارے کالج کي زیارت کریں اور اپنے چهوٹے بهائیوں اور اسٹاف سے ملیں اور کالج میں جو اضافه هوا ہے اوسکا بهي ملاحظه کریں -

هماري درخواست ان بهائیوں سے جو ابهي تک کسي وجه سے ایسوسي ایشن کے ممبر نهیں هوسکے خاص طور پر ہے که ضرور تشریف لاکر شریک جلسه هوں -

خاکسار شوکت علي

آنریري سکریٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن

آثار عتیقہ

حفریات بابل

میسو پوٹیمیا یعنے دو آبہ دجلہ و فرات کي وادیونمیں جرمني کے علماء آثار نے سنہ ۱۸۹۹ سے اعمال حفریۃ کا سلسلہ (یعنے پرانے کھنڈروںکا کھودنا) شروع کیا ہے - ان آثار سے وہ قدیم بابل کي ایک تاریخ مرتب کر رہے ہیں -

سلطنت بابل کے چند شہر مثلاً ابوحبہ ' فارا ' بابل ' اور اسیریا کے دار الحکومت اسیر کي نہایت باقاعدہ تنقیب کرکے اصول سائنس کے مطابق معلومات مرتب کئے ہیں -

اس تمام کام کے نگراں ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئي ہیں - ڈاکٹر موصوف فن عمارت کے ماہر ہیں اور آثار قدیمۂ مشرق کے ایک کامل متبحر عالم سمجھے جاتے ہیں - اُنکے ساتھہ اور چند اشخاص بھي کام کر رہے ہیں - ڈاکٹر مارش نے جو آثار قدیمۂ اسیریا کے ماہر ہیں' اسیریا کے کھنڈرونکو کو نہایت کامیابي کے ساتھہ کھود کر انکے نتائج باقاعدہ مرتب کیے ہیں -

ان تحقیقات کے واسطے جرمني میں ایک انجمن قائم ہوئي ہے جسکی اعانت شہنشاہ جرمني نے ایک بہت بڑے عطیے سے کی ہے - وہي انجمن اس جماعت کو روپیہ سے امداد دیتي ہے - حکومت جرمني کا اس طرف اسقدر متوجہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنا اثر دو آبۂ فرات و دجلہ میں بڑھانے ایلیے کیسے کیسے طریقوں سے کام لے رہي ہے ؟ اسکا مقصد یہ ہے کہ جب بغداد ریلوے جاري ہو جائے تو یہ حصۂ ملک جو معدنیات کے لحاظ سے نہایت ہي دولتمند ہے ' آسکے قبضہ میں آسکے -

(پہلي تنقیب کا نتیجہ)

" ابوحبہ " وسط صوبۂ بابل کے آثار میں ایک چھوٹا سا مجموعہ کھنڈروں کا ہے اور " فارا " کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ان مقامات کي تنقیب سے کچھہ زیادہ نتائج مرتب نہیں ہوے - ابوحبہ میں جو مقامات کھودے گئے ' اُنسے بابل کے عہد وسطي کے چند آثار ہي دریافت ہوسکے اور اسوجہ سے وہانکا کام چھوڑ دیا گیا -

فارا میں ایک تودہ جو نصف میل لمبا اور چوتھائي میل چوڑا تھا ' نو ماہ کي متواتر محنت اور کوشش کے بعد کھودا گیا - اس تودے پر برابر دس فیٹ لمبي اور پانچ فیٹ چوڑي خندقیں کھودي گئیں ' اور جب کوئي دیوار نمودار ہوئي تو اسکو اسوقت تک کھودتے ہي رہے جبتک کہ اصلي تعمیر کا طرز و نمونہ دریافت نہ ہوگیا -

بہت سے مٹي کے برتن ' کچھہ سنگ مرمر کي صراحیاں ' اور اینٹونکے ڈھیر بھي برآمد ہوے ہیں - آخر میں ایک نہایت قدیم زمانہ کا محل نکلا - اس محل سے خط میخي میں لکھي ہوئي تختیاں نکلیں ' جن پر اس شہر کا نام شورباک کندہ تھا ' اور بابل کي اُن روایات کا بھي تذکرہ تھا ' جو کتاب جلگمیس میں طوفان کے متعلق موجود ہیں -

قلعۂ بابل کے بقیۂ آثار

اتفاق سے اُسي زمانے میں وہانکے عربوں میں باہم کچھہ لڑائي سي ہوگئي جسمیں ایک عرب مارا گیا اور دولۃ عثمانیہ نے اس کام کو بند کردیا -

فارا میں ایک بدرو کا محرابي حصہ نکلا - اگرچہ تاریخ یہي بیان کرتي ہے کہ محراب کي طرز تعمیر اہل روما کي ایجاد ہے ' مگر یہ محراب عین اصول ریاضي کے مطابق اور نہایت اعلے درجہ کی بني ہوئي ہے - تاریخ تعمیر کے لحاظ سے قبل مسیح ساڑھے چار ہزار پیشتر کی معلوم ہوتي ہے - غالباً یہ اُسی زمانہ کي ہے جبکہ شامیوں سے قبل کی اقوام یہاں آباد اور حکمراں تھیں - جو اینٹیں اس محراب میں لگائي گئي ہیں ' وہ ایک جانب سے مسطح ہیں اور دوسري جانب سے مقعر ' اور چھوٹے کلچے کے برابر گول ہیں ' - یہ اینٹیں پختہ اور سرخ ہیں - ان سے پیشتر کے زمانہ کے کوئي پختہ سرخ اینٹ ابتک دریافت نہیں ہوئی

اگر یہ سلسلہ تحقیقات جاري رہتا تو امید تھی کہ کچھہ اور مفید انکشافات بھي ہوتے ' مگر جب یہاں کی تحقیقات بند کردي گئی تو مجبوراً خاص شہر بابل کے آثار کو کھودنا شروع کیا -

(خاص شہر بابل)

یہ کھنڈر دریاے فرات کے بائیں کنارے بغداد سے ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہیں - اسکے متعلق تحقیقات کا سلسلہ مدت تک

شیر کا مجسمہ جو قصر بابل سے نکلا

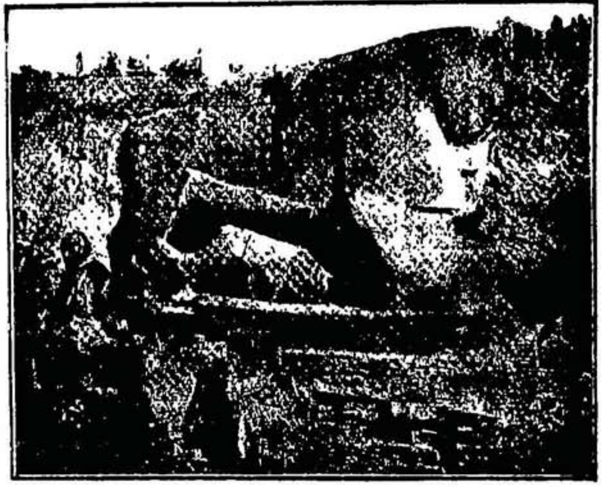

رہا ' اور ہر ملک اور ہر قوم کے محققان آثار یہاں آکر کچھہ نہ کچھہ انکشافات کرگئے -

سو برس کا زمانہ گزرا کہ ان آثار میں بےشمار اینٹیں خط میخی میں لکھی ہوئی ملی تھیں - ان پر نبوخذنیزر کا نام کندہ تھا - ان اینٹونکی بدولت قبایل عرب کو اکثر تھوڑی بہت رقم یورپین اقوام سے ملتی رہتی تھی -

حلہ جو تقریباً دس ہزار آدمیوں کی آبادی کا ایک قصبہ ہے ' انہی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا - ان اینٹوں سے اسکے تمام محلوں کی زمین پختہ کی گئی ' اور دریاے فرات کی روک کے واسطے ایک پشتہ بھی باندھا گیا -

بابل کے کھنڈر تین بڑے تودوں اور چند چھوٹے چھوٹے تودوں پر مشتمل ہیں - ان تودوں کے گرد مٹی کی ایک دیوار کے آثار پاۓ جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر پناہ تھی -

ہیرودوتس مشہور یونانی مورخ کا بیان ہے کہ یہ شہرپناہ ۳۳۵ - فیٹ بلند اور ۸۵ فیٹ عریض تھی - دیگر مورخین بیان کرتے ہیں کہ یہ دیوار ۴۲ سے ۵۶ میل تک مدور تھی - اس دیوار میں ڈھائی سو دروازے تے جنپر پیتل کے کیواڑ چڑھے ہوے تے ! !

ان تودوں میں شمال کے تودے کا نام اسوقت بھی بابل ہے - اسکی شکل مربع ہے اور سو فیٹ بلند ہے - عرب اس تودے کے کھنڈر کو اینٹونکے لیے برابر کھودتے رہے ہیں - ڈاکٹر کولڈیوی کا خیال ہے کہ اسی کے نیچے وہ منارہ ہے جسکا نام توریت میں منارۂ بابل آیا ہے - عربوں نے کھود کھود کر ان کے نیچے سے بڑی بڑی محرابیں نکالی ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ بابل کے مشہور عالم معلق باغونکی محرابیں یہی ہیں -

ان تودوں کی وسط میں ایک بڑا تودہ ہے جسکو عرب قصر کہتے ہیں عربونکا خیال ہے کہ بابل کا اصلی قلعہ یہی تھا - اسکی مضبوط دیواریں بھی کہیں کہیں سے ابھری ہوئی نظر آتی ہیں -

قصر سے جو اشیا بر آمد ہوئی ہیں' وہ اسقدر زمانۂ قدیم کی نہیں ہیں جسکی امید علماء جرمنی نے کی تھی - یہ قصر نسبتاً زیادہ قریب ترزمانے کا تعمیر شدہ ہے' کیونکہ اسیریا کا بادشاہ سناشرب جو ۷۰ سے ۶۸۱ قبل مسیح تک حکمراں رہا ' یہ دعوا کرتا ہے کہ اسنے بابل کو بالکل برباد کردیا تھا - پس ضرور ہے کہ یہ آثار تعمیر مابعد کے ہوں -

یہ درحقیقت صحیح ہے کہ سناشرب سے قبل کی کوئی چیز یہاں دستیاب نہیں ہوئی - بابل جسکے کھنڈر ملتے ہیں نبوخذ نیزر کا شہر ہے - جسقدر محل اور ہیکل علماء جرمنی نے کھود کر نکالے ہیں سب کے سب اسی بادشاہ کے بنواۓ ہوے ہیں -

قصر کے متعلق جرمنی سے پہلے عربوں نے ایک دلچسپ چیز حاصل کی تھی - یہ ایک شیر کا مجسمہ ہے جو ایک گرے ہوے آدمی پر سوار ہے - یہ مجسمہ اور آدمی کی تصویر سنگ خارا کی ہے مگر ناتمام چھوڑ دی گئی ہے - شیر کے مجسمے میں عربوں نے بہت سے سوراخ کھود دیے کہ شاید کوئی خزانہ اندر سے ہاتھہ آجاۓ -

اس مجسمہ پر کسی قسم کا کتبہ وغیرہ نہیں ہے - ڈاکٹر کولڈیوی نے اینٹونکے ایک چبوترہ پر اسے قائم کردیا ہے ' گویا یہ شیر تمام آثار بابل کی حفاظت کر رہا ہے !

پہلی چیز جو تاریخی حیثیت سے نہایت دلچسپ ہے جرمنیونکی دریافت میں ایک سیاہ ستون ہے - اس قسم کے ستونونسے بابل کی ایسے ہی زینت تھی' جسطرح نیویارک اور یورپ کے دیگر شہرونکی زینت آجکل مصر کے ستونوں سے ہے - اسکے ایک طرف کے چپٹے حصے پر جنگجوؤں کی تصویریں کندہ ہیں جو اپنے حربے ہوا میں بلند کیے ہوے ہیں - دوسری جانب مدور حصہ ہے - اس پر بعض نقوش لکھے ہوے ہیں جو ابتک پڑھے نہیں گئے -

(نبوخذنیزر کا محل)

ڈاکٹر کولڈیوی کے کارھاے نمایاں میں سب سے زیادہ اہم کام نبوخذنیزر کے محل کی دریافت ہے -

یہ محل اندرون قصر میں واقع ہے - اب صرف اسکی بنیاد ہی بنیاد باقی رہگئی ہے جو مربع اینٹوں کی بنی ہوئی ہے نیچے کے رخ کی ہر اینٹ پر اس جلیل القدر بادشاہ کا لقب اور نام کندہ ہے -

کئی سو حجرے اور کمرے بھی ہیں - بعض کمرے عرض و طول میں صرف ایک چارپائی کے برابر ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ کمرہ جو سب میں بڑا ہے اور جسمیں ایک مرتفع چبوترہ اینٹوں موجود ہے ' اس بادشاہ کے دربار کا کمرہ ہوگا - اس محل اور ہیکل کے درمیان ایک گذرگاہ بھی تھی جو نہایت متبرک سمجھی جاتی تھی - اس گذرگاہ میں مقدس دیوتاؤں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں - اس دروازہ کا نام جو اس متبرک گذرگاہ کی طرف کھلتا تھا " إشتر " تھا -

یہ دروازہ اہل بابل کی طرز تعمیر کا پورا پورا پتہ دیتا ہے - اس دروازہ کی اصلی بلندی کا حال تو معلوم نہیں مگر اسوقت بھی راستے کی سطح سے چالیس فیٹ بلند ہے ! اسکی پختہ اینٹوں کی

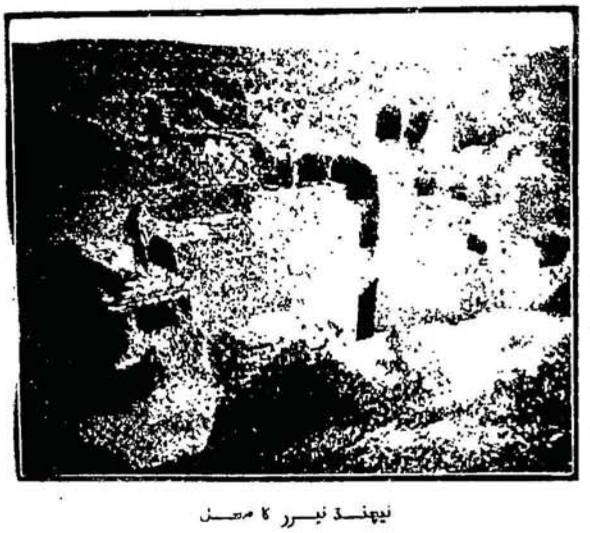

نبوخذ نیزر کا محل

۱۰۶

ديوارزنير جو بارہ فيٹ طويل و عريض هيں ' بيل ' شير ' اژدهے اور عجيب و غريب جانوروںکي شکليں اُبهري هولي بني هيں - يه اُبهري هولي تصويريں جيني کي قلعي کي هولي اينٹونکي هيں - انکے مختلف رنگ مثلاً زرد ' نيلے ' اور سفيد کيليے هر هر اينٹ علحدہ علحدہ رنگ کي بني هولي هے ' مگر هر اينٹ کو دوسري اينٹ سے اس طرح وصل کيا هے که پوري تصوير ايک هي اينٹ کي معلوم هوتي هے !

انکا رنگ اسوقت تک نهايت پاکيزہ اور روشن هے - معلوم هوتا هے که گويا ابهي طيار هولي هيں - يه فن اُس وقت اپنے کمال تک پهنچ گيا تها مگر اب بالکل معدوم هے -

(عمـــران کے آثـار)

جرمنيوں نے اس سے بهي زيادہ عظيم الشان کام عمران ميں کيا هے - يه تودہ جنوب کے طرف هے ' اور سطح اصلي سے چاليس فيٹ نيچے هے - اس شهر کے کهنڈر پر عربوں ' عبرانيوں ' پارتهيريوں ' اور ايرانيوں نے اپنے اپنے زمانے ميں شهر تعمير کيے تهے جو سب غارت هوگئے - اس تودہ کے نيچے وہ هيکل جو اساغيل کے نام سے معروف تها ' معلق هے - جرمنيوں کي محنت اور استقلال کا پته اس امر سے چلتا هے که ايک ايکڑ زمين کو چاليس فيٹ گهرا صرف مثلث نما پهاوڑوں سے کهودا گيا هے - اسي هيکل کي طرف اسکي بنياد ملي هے جس سے تمام حجروں اور راستونکا پته لگتا هے -

بابل ميں جرمنيوں کو تختياں بهت کم ملي هيں - پارتهين زمانه کے کچهه سکے ' مٹي کے برتن ' اوزان کے بٹ کهوڑے ' پتهر کے اوزار ' مجسمے ' زيورات ' کچهه پوتهه ' اور اسي قسم کي بهت سي چيزيں البته هاتهه لگي هيں -

(جمـــجمه)

جمجمه ايک چهوٹے سے ڈهير کا نام هے - اسميں سے عربوں کو مٹي کي چند تختياں ملي هيں جنميں زيادہ تر عجيبي خاندان کے متعلق حالات مرقوم هيں - عجيبي اهل بابل کي زبان ميں حضرت يعقوب کا نام تها - ان تختيوں سے ثابت هوتا هے که عرصۂ دراز تک بابل ميں بني اسرائيل کام کرتے رهے هيں -

ايک ملکي سي بهي نکلي هے جسپر سائرس شاہ فارس کے بابل پر حمله کرنے کا حال لکها هے - يه چيزيں اکثر چاليس اور پچاس فيٹ زمين کے نيچے پالي جاتي هيں -

(اسيـــريا کي تنقيـــب)

اسيريا کے کهنڈر جنکو اسوقت شرغات کهتے هيں ' درياے دجله کے ساحل پر نينوا اور بغداد سے نصف مسافت پر واقع هيں - سنه ۱۹۰۳ ع ميں ان کهنڈروںکي تنقيب شروع هولي -

سنه ٦٠٦ قبل مسيح تک يعني جبتک که نينوا کا سقوط نهيں هوا تها ' يه شهر نهايت متبرک سمجها جاتا تها -

ڈاکٹر کوانڈري اور ڈاکٹر مارٹش نے اس شهر کي ديوار اور کهائي کو بالکل صاف کرليا هے - شهر کے اصلي دروازونکا پته بهي لگا ليا هے - بعض جگهه برج بدستور قائم هيں اور انميں وہ سوراخ بهي موجود هيں جنميں سے تير انداز تير لگايا کرتے تهے - شهر کے اندروني حصے ميں اسيريا کے محلات اور هيکل هيں - عهدہ دارونکے مکانات سے پاني پهنچنے کے پيچ در پيچ راستے ' ناليان ' اور بدرروئيں هيں - بازار کا کچهه حصه بهي نکلا هے جسکي سڑکونپر سنگ مرمر کي سليں بچهي هولي هيں - اميرونکے مکانات کا سلسله اور غريبونکي گنجان آبادي ' اميرونکے مقابر اور وسيع اور بلند دروازے ' جنپر کواڑ اسوقت تک اپني سنگي چولونپر متحرک هيں ' اور انکے علاوہ

اور بهت سے اوزار ' هتيار اور سونے چاندي اور پتهرونکي آرايشي چيزيں بهي دستياب هولي هيں -

اس شهر کے جنوبي حصے ميں پتهرونکے مجسمے اور ايک کان هے ايک پتهر کا ستون جو چار فيٹ سے آٹهه فيٹ تک لمبا هے ' برآمد هوا هے - ان يادگاروں اور ستونونکے بالائي حصے پر اُس بادشاہ يا امير کا نام اسيرين زبان ميں کندہ هے جسکے ليے وہ قائم کيے گئے تهے -

ان ميں سے ايک پر شمورامت کا نام کندہ هے جسکے متعلق يه روايت مشهور هے که اسکا نام سميرميس تها اور فاختے کي صورت ميں مسخ هوگيا تها !

گذشته تين ماہ سے علماء آثار جرمني بابل کے جنوب کي جانب وروقه نامي کهنڈر کيليے گئے هيں - اگر جرمنيوں نے اس مقام کو بهي اسيطرح کهودا جسطرح ديگر مقامات کو کهود چکے هيں ' تو يقيناً تاريخ قديم ميں ايک معقول اضافه اور هو جائيگا -

(مقتبس از سائنٹفک امريکن)

رئيس مجلس آل انڈيـا مسلم ليــگ کي افتتاحي تقـريــر

(۳)

(جنـگ بلقان)

آپ کے ليے يه امر موجب انبساط هے که جنگ بلقان کا خاتمه هوگيا - ٹرکي اپنا بوريا بستر سنبهال کر يورپ سے نه نکالا جا سکا - اگرچه اس کے يورپين مقبوضات ميں کمي هوگئي هے تاهم بر اعظم يورپ ميں وہ اب تک مضبوطي سے پاؤں جمالے هوئے هے -

ايڈريا نوپل پر جو مسلمانان عالم کا مرجع وجدان بن گيا تها ترکي پهريرا لهرا رها هے - ترکوں کے مصائب ميں ايک پهلو يه اچها نظر آتا هے که انهوں نے اس حقيقت کو ظاهر کرديا هے که مسلمانوں ميں آپس ميں خواہ کتناهي اختلاف کيوں نه هو ' ليکن اسلامي اخوت کا مذهبي جذبه تمام دنياے اسلام ميں ايک پر اثر قوت هے - ترکوں کي مصيبت اور آزمايش کے وقت مسلمانان عالم نے ايثار اور محبت کے ساتهه بڑهکر اپني مستعدي کا ثبوت ديا - يه اسلام کا ايک زندہ معجزہ هے که اسلامي اخوت کے خيالات همارے نبي کے پيروؤں کے دلوں ميں اچهي طرح جاگزيں هيں ' اور صدها سال گذر جانے پر بهي اس نبي شان تبليغ ميں کسي قسم کا فرق نهيں آيا -

(مسلمان هندوستان اور برطانيه عظمى کي خارجه پاليسي)

اس سختي اور آزمايش کے زمانه ميں مسلمانوں کے خلاف يه الزام عايد کيے گئے که وہ برطانيه کي خارجه پاليسي کو اپني مرضي کے مطابق چلانا چاهتے هيں اور يه که ان کي يه خواهش هے که يورپ ميں اسلامي سلطنتوں کي حفاظت کي خاطر برطانيه عظمى جنگ کرنے کو تيار هوجاۓ کا اس سے بهي زيادہ اور کولي بات دور از صداقت هوسکتي هے ؟ انگلستان کے جو مفاد تمام دنيا ميں پهيلے هوئے هيں انهيں مسلمانان هند بخوبي محسوس کررهے هيں ' ان کي رو سے وہ اس امر سے بخوبي واقف هيں که انگلستان کو يه تحريک دينا که وہ بغير سوچے سمجهے ايک خونريز جنگ کر بيٹهے کيسا خطرناک هوگا - يه کهنا که مسلمان انگلستان کو خارجه پاليسي کے استعمال کا راسته سکهانے کا ذرا سا بهي ارادہ رکهتے هيں ' مسلمانوں کے ساتهه انتهائي بے انصافي سے کام لينا هے ' اور في الحقيقت مسلمانوں کو ايسا کرنے کا کبهي خواب ميں بهي خيال نهيں آيا ' جس امر پر انهوں نے زور ديا اور ميرے خيال سے وہ ايسا کرنے ميں بالکل حق بجانب

108

تھے وہ یہی تھا کہ انگلستان اپنی کروڑوں کی تعداد میں مسلمان رعایا کا لحاظ کرے اور اُن کے خیالات پر غور کرکے اس امر کی کوشش کرے کہ ترکی سے یورپ کی کونسلوں میں منصفانہ سلوک کیا جائے -

میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص بھی یہ بیان کرنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ یہ درخواست بلکہ یوں کہیے کہ یہ مطالبہ کہ انگلستان وزارت ھاے یورپ میں ترکی سے حتی الامکان معقول مساویانہ اور منصفانہ سلوک کی کوشش کرے کسی طور پر بھی غیر معقول متصور ہونے کے قابل ہے ' اور چونکہ وزرائے برطانیہ کی تقریروں سے مسلمانوں پر یہ ظاہر ہوا کہ انگلستان کی ہمدردی ترکی کے خلاف ہے ' لہذا مسلمانان ھند کے احساس کو صدمہ پہنچا ' اور وہ کبیدہ خاطر ہوگئے - نظر بریں امور کیا ان کو کسی طرح بھی کوئی خطاوار کہہ سکتا ہے ؟ جس وقت ترکی اور ریاست ھاے متحدہ بلقان میں جنگ شروع ہوئی اُسوقت سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں فرمایا کہ " نقض امن کے انسداد کے لیے دول عظام جد وجہد کررہی ہیں کل متحدہ طور پر بالفاظ صریح یہ تجویز پیش کی گئی کہ دول عظام کی طرف سے ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے متحدہ طور پر ریاستہاے بلقان اور ترکی کو یاد داشت روانہ ہو ' اور ہم سب نے اس پر اتفاق رائے کیا " سر ایڈورڈ گرے نے جن تدابیر کا ذکر کیا وہ یہ اعلان تھا " اگر باوجود اس کے ترکی اور ریاست ھاے متحدہ میں جنگ جاری ہوئی - تو ہم اس جنگ کے نتیجہ کے طور پر یوروپین ترکی کی حالت موجودہ میں کسی تغیر و تبدل کو منظور نہ کریں گے "

یہ اعلان ابتدائے جنگ میں ہوا تھا - اس اعلان سے ہم معقول طور پر یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ اگر ترکی کو اس جنگ میں فتح میسر ہوتی ' تو اسکو ممالک مفتوحہ کے کسی حصہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی اجازت نہ ملتی - جس وقت جنگ شروع ہوئی عام طور پر وزارت ھاے یورپ میں اس امر کا احساس ہوا کہ ترکی سپاہی اپنے اطراف کے ان ممالک پر قبضہ کرلیں گے جو ریاست ھاے متحدہ کے قبضے میں ہیں ' اور اگر یہ توقعات پوری ہوتیں تو تمام یوروپین طاقتیں مع انگلستان اسی امر پر زور دیتیں کہ ترکی اپنی کامیابی کے نتیجہ کے طور پر اپنی سلطنت میں توسیع نہ کرنے پائے -

مگر موج ظفر دوسری طرف رواں ہوئی ' اور جنگ در حقیقت شروع ہوتے ہی ریاست ھائے متحدہ کو کامیابی ہوئی - اس سے وزارت ھاے یورپ کے خیالات سابقہ بالکل بدل گئے ' اور ان کو اس امر کا احساس ہوا کہ یوروپین ترکی کو اپنی حالت سابقہ پر قایم رکھنا ریاست ھاے متحدہ کے لیے ضرر رساں ہوگا - اسوقت وزیر اعظم برطانیہ عظمی نے سب سے پہلے اس اعلان کرنے کا موقع نکالا کہ جنگ کا خواہ کچھہ ہی نتیجہ کیوں نہ بر آمد ہو ' متحدہ یورپ فاتح کو انکی فتح کے ثمرے سے محروم نہیں رکھہ سکتا - اس صورت میں اگر مسلمانان ھند کو اس امر کا احساس ہو تو ان کو کون مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے کہ اگر ترک جنگ میں فتحیاب ہوتے تو انگلستان دیگر دول یورپ کے ساتھہ اس سابقہ پالیسی کا نفاذ کرتا اور اُسے جبراً عمل میں لاتا - اور ریاست ھاے متحدہ کے کسی مقبوضہ حصے پر ترکی کو قابض ہونے کی اجازت نہ دیجاتی - لیکن اب اگر ریاست ھاے متحدہ کو کامیابی ہوئی تو اُن کو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ یوروپین ترکی کے قیمتی مقبوضات کو اپنے ساتھہ ملحق کرلیں - کیا مسلمانان ہندوستان کا یہ احساس دور از عقل ہے کہ ان کے ماوراء البحر برادران دینی کے ساتھہ منصفانہ اور عادلانہ سلوک نہیں کیا گیا ؟ اور ایسے سلوک کے وجوہ و علل میں انگلستان کی بہت بڑی شمولیت تھی !

(مسٹر اسکوئتھہ اور معاھدہ لندن)

خیر تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے لندن کے معاھدہ صلح پر دستخط ہونے کے بعد بلقانی آپس میں جنگ و جدل کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ممالک مفتوحہ کی پھر تقسیم ہوئی - ترکی نے اس موقع سے فایدہ اُٹھا کر جو خوش قسمتی سے اُسے حاصل ہوا تھا شہر ادرنہ اور اسکے اطراف کی سر زمین پر جس کے ساتھہ مسلمانوں کا وجدانی تعلق تھا ' دوبارہ قبضہ کرلیا - اس حالت میں کیا مسٹر ایسکوئتھہ کا یہ اعلان دانشمندانہ اور مدبرانہ تھا کہ جہاں تک ترکی کا تعلق ہے وہ انہیں حدود میں رہے ' جو صلح لندن کے رو سے مقرر ہوئی ہیں ؟ جب والا مرتبت وزراے برطانیہ کی طرف سے ایسے اور اس قسم کے اعلان ہوں تو اگر مسلمانان ہندوستان یہ نتیجہ نکالیں کہ انگلستان ترکی کے لیے بجاے عادل اور منصف بننے کے عمداً خلافت اسلام پر تلا ہوا ' اور ان دول یورپ کے ہمنوا ہے ' جو ترکی کے علانیہ طور پر دشمن ہیں ' تو اُن کو کوئی بر سر خطا نہیں کہہ سکتا - ان تمام اشتعالکوں پر بھی کیا مسلمانوں نے کوئی ایسی کارروائی کی جس سے ان پر کوئی الزام وارد ہوسکے ؟ کیا برطانیہ عظمی کی طرف سے ان کے سچے اور وفا دارانہ احساس میں ذرہ برابر بھی فرق آیا ہے ؟ اس وقت صورت واقعہ کیسی ہی الم آفریں کیوں نہ ہو ' مگر انہوں نے نہایت ہی برداشت اور تحمل سے کام لیا ہے ' اور ان کا چال چلن بجاے مورد الزام ہونے کے قابل تحسین ہے -

(مسئلہ جنوبی افریقہ)

میں آپ سے اس امر کی درخواست کررہا ہوں کہ آپ اپنی نکتہ چینیوں میں تحمل اور برداشت سے کام لیں ' مگر اس قسم کی صلاح دیتے وقت اس امر کے احساس سے محروم نہیں ہوں کہ ایسے وقتوں میں ان صفات پر عملدر آمد کرنا کس قدر سخت مشکل ہے - اھل ھند کے ہموطن مردوں اور عورتوں کے ساتھہ جنوبی افریقہ میں جو کچھہ سلوک ہوتا ہے - اُس نے ہندوستان میں ناراضی اور رنج پھیلادیا ہے ' اور اسی وجہ سے ایسے الفاظ کے استعمال ہونے لگے ہیں - جسپر ایسی حالتوں میں مشکل سے قابو ہوسکتا ہے - مگر اس صورت میں جب ہندوستانیوں میں خوفناک اشتعال پھیلا ہوا ہے ' اور ہندی خیالات مشتعل ہیں اس تقریر کے بارہ میں اپنا نہایت اطمینان ظاہر کیے بغیر نہیں رہ سکتے ' جو حضور وائسراے بہادر نے مدراس میں فرمائی تھی - اس کی وجہ سے ان پر بعضوں کی طرف سے نکتہ چینی ہورہی ہے -

یہ عجیب تناقض ہے کہ وہی نکتہ چیں جو ہم ہندوستانیوں کو یہ اصول تلقین کرنے سے کبھی نہیں چوکتے کہ مقامی حاکم کی آراء کو منظور کرنا چاھیے ' اور جو پارلیمنٹ میں اس کے متعلق نکتہ چینی اور سوالات پر خفا ہوے بغیر نہیں رہتے - اور اسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ مقامی حاکم وہاں کے حالات خوب سمجھتا ہے ' اور جو ہندوستانی عہدہ داروں کے خلاف اہل انگلستان کی پابندیوں کو اس لیے قابل حقارت قرار دیتے ہیں کہ واقعات سے نا واقفیت اور لا علمی پر مبنی ہیں ' وہی لوگ اب اس ملک کے اعلی ترین حاکم کی تجویز اور خیالات کی مخالفت کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں -

حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کی مدراس والی تقریر کہاں تک عمدہ اثر پیدا کرنے کا سبب ہوئی ہے - اس کا اندازہ صرف اہل ہند ہی کو ہوسکتا ہے ' حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس ملک کے لوگوں کے حالات سے شخصی واقفیت رکھنا چاھتے ہیں - اور اس ملک کی رعایا کی خفگی اور نفرت کے وجدان کے متعلق قابل وثوق اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں - انہوں نے اس تقریر سے تاج انگلستان کی سب سے بڑی خدمت کی ہے -